بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ٹیلیفون نمبر ۳۳ — رجسٹرڈ ایل نمبر ۸۳۵

اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَاءُ — عَسٰۤى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ الفضل قادیان

یوم شنبہ

ترسیل زر اور انتظامی امور کے متعلق خط و کتابت بنام مینیجر (الفضل)

جلد ۳۲ | ۲ ماہ تبوک ۱۳۲۳ ہش | ۱۳ رمضان المبارک ۱۳۶۳ھ | ۲ ستمبر ۱۹۴۴ء | نمبر ۲۰۶

۱۲۰

مدینۃ المسیح

ڈلہوزی ۱۳ ماہ ظہور - سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے متعلق آج ۱۰ بجے شب بذریعہ فون یہ اطلاع موصول ہوئی ہے کہ حضور کو گلے کی تکلیف زیادہ ہے۔ البتہ بخار میں نسبتاً کمی ہے۔ کامل صحت کے لئے دعا کی جائے — حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کو نزلہ کی شکایت ہے۔ دعائے صحت کیجائے۔ دیگر افراد خاندان خیریت سے ہیں

قادیان ۱۳ ماہ ظہور حضرت مرزا بشیر احمد صاحب کی طبیعت بدستور ناساز ہے۔ احباب کامل صحت کے لئے دعا فرمائیں — سیدہ ام مظفر احمد صاحب بیگم حضرت مرزا بشیر احمد صاحب کو آج سر درد کی تکلیف ہے۔ دعائے صحت کی جائے — صاحبزادی امۃ الوکیل سلمہا اللہ تعالیٰ کے متعلق آج لاہور سے بذریعہ فون یہ اطلاع ملی ہے کہ حالت بدستور تشویشناک ہے اور خطرہ بڑھ رہا ہے۔ احباب دعا فرمائیں — حضرت مولوی شیر علی صاحب کو آج بخار سے افاقہ ہے۔ لیکن کمزوری بہت ہے۔ دعائے صحت کی جائے — آج سے مسجد اقصیٰ میں قاضی محمد نذیر صاحب لائل پوری نے رمضان المبارک کے دوسرے عشرہ میں سورۃ یونس سے درس قرآن مجید دینا شروع کیا ہے۔

روزنامہ الفضل قادیان — ۱۳ رمضان المبارک ۱۳۶۳ھ

کذب بیانیوں کا سیلاب

"ویر بھارت" اور "پرتاپ" میں

خداتعالیٰ کی طرف سے قائم ہونے کا دعوے کرنے والی سچی جماعتوں کی لازمی طور پر دنیا میں مخالفت کی جاتی ہے۔ اور سب سے زیادہ اور متفقہ مخالفت کی جاتی ہے۔ اگر یہ مخالفت حق و صداقت پر مبنی ہو۔ اور مخالفت کرنے والے جو کچھ کریں۔ اس کی بنیاد سچائی اور راستی پر ہو۔ تو ممکن ہی نہیں۔ کہ ایسی جماعتیں جسے قائم کرنے والے اس بات کے مدعی ہوتے ہیں۔ کہ خداتعالیٰ نے دنیا کی اصلاح کے لئے انہیں قائم کیا ہے۔ دنیا میں قلیل سے قلیل عرصہ بھی قائم رہ سکیں۔ کجا یہ کہ اپنے پاؤں پر کھڑی ہو کر زیادہ سے زیادہ ترقی کریں۔ اور بڑھتی چلی جائیں۔ وجہ یہ کہ ایک طرف تو ایسی جماعتوں کی مخالفت میں دنیا کے تمام لوگ خواہ کسی مذہب و ملت سے تعلق رکھتے ہوں۔ اور خواہ ان کے آپس میں کتنے ہی شدید اختلافات ہوں۔ بالکل متحد اور متفق ہو کر حملہ کرتے ہیں۔ اور دوسری طرف اس جماعت کی یہ حالت ہوتی ہے۔ کہ ظاہری ساز و سامان سے بالکل تہی دست۔ نہایت بے کس اور بے بس اور سمندر میں ایک تنکا کی طرح ہوتی ہے۔ لیکن چونکہ مخالفت کرنے والوں کی مخالفت کی بناء حق و صداقت پر نہیں ہوتی۔ بلکہ ناحق اور باطل پر ہوتی ہے۔ جھوٹ۔ کذب۔ افترا اور دھوکہ ان کے سب سے بڑے ہتھیار ہوتے ہیں۔ اس لئے باوجود غیر معمولی کثرت کے باوجود ہر قسم کے ساز و سامان رکھنے کے اور باوجود طاقت اور قوت میں سرمست ہونے کے آخر وہی ناکام اور نامراد ہوتے۔ اور خداتعالیٰ کی طرف سے مبعوث ہونے والے سچے انسان کی جماعت مخالفت کے سیلاب میں۔ دشمنیوں کی آندھیوں اور شرارتوں کے طوفانوں میں سے کامیاب اور کامران نکلتی ہیں۔

موجودہ زمانہ میں اس کی مثال جماعت احمدیہ پیش کر رہی ہے۔ روز اول سے اس کی مخالفت میں ہر مذہب و ملت کے لوگوں نے متفقہ طور پر زور لگانا شروع کیا۔ اور اب تک لگائے جا رہے ہیں۔ لیکن اور تو اور خود مخالفین کو بھی اعتراف ہے۔ کہ جماعت احمدیہ روز بروز زیادہ اہمیت حاصل کرتی جا رہی اور زیادہ وسعت اختیار کر رہی ہے اس کی وجہ کیا ہے؟ یہی کہ جماعت احمدیہ کی بنیاد حق اور صداقت پر ہے۔ اور وہ راستی اور سچائی کو لے کر کھڑی ہوئی ہے لیکن اس کے مخالفین کا سہارا سراسر جھوٹ اور کذب بیانی ہے۔

جب سے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے مصلح موعود ہونے کا اعلان فرمایا ہے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پیشگوئی اور خدا کے الہام کے ماتحت احمدیت کی مخالفت غیر معمولی طور پر بڑھ گئی ہے۔ اور ہر طرف سے شدید حملے شروع ہو گئے ہیں۔ ایسے شدید کہ ایک غیر مسلم اخبار "آریہ گزٹ" (۲۷ اگست ۱۹۴۴ء) نے بھی لکھا ہے۔

"آج کل ہر طرف سے قادیانی قلعے پر گولہ باری ہو رہی ہے۔"

یہ الفاظ اگرچہ بہت مختصر ہیں۔ لیکن ایک طرف احمدیت کے مخالفین کی جن میں خود آریہ بھی شامل ہیں۔ اور دوسری طرف جماعت احمدیہ کی صحیح حالت پیش کر رہے ہیں۔ مخالفین کے متعلق تو یہ بتا رہے ہیں کہ وہ سب کے سب ملکر احمدیت پر حملہ کر رہے ہیں اور جماعت احمدیہ کے متعلق یہ ظاہر کر رہے ہیں۔ کہ وہ ایک نہایت مضبوط قلعہ میں محفوظ ہے۔ اور ہر طرف کی گولہ باری کا مقابلہ کر رہی ہے۔ بہرحال اس بیان سے ظاہر ہے کہ اس وقت جماعت احمدیہ کی مخالفت کرنے میں ہر مذہب و ملت کے لوگ اور ہر درجہ اور رتبہ کے لوگ متحد اور متفق ہو چکے ہیں۔ مگر جب یہ دیکھا جائے۔ کہ انکی مخالفت خواہ مذہبی لحاظ سے ہو یا سیاسی لحاظ سے۔ سراسر باطل پر مبنی اور جھوٹ پر قائم ہے۔ تو صاف ظاہر ہو جاتا ہے کہ خداتعالیٰ کے فضل سے مخالفت کے اس بہت بڑے سیلاب سے بھی جماعت احمدیہ اسی طرح صحیح اور سلامت پار ہو جائیگی۔ جس طرح پہلے ہوتی رہی ہے۔ بلکہ اور بھی بہتوں کو اپنے ساتھ پار لے جانے میں کامیاب ہوگی۔

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے نکاح کے متعلق ہندو اور مسلمان اخبارات نے جس قدر کذب بیانیاں کیں۔ اور دیدہ دانستہ کیں جھوٹ ثابت ہو جانے کے بعد بھی کیں۔ اور اب تک کرتے چلے جا رہے ہیں۔ انکا کچھ ذکر پہلے آ چکا ہے۔ اور کچھ پھر آ جائیگا۔ اس وقت بعض ایسی کذب بیانیوں کا بطور نمونہ ذکر کیا جاتا ہے۔ جو سیاسی طور پر کی جا رہی ہیں اس بارے میں یہ بات خاص طور پر قابل نوٹ ہے کہ ہندو اخبارات اُن میں بڑھ چڑھ کر حصہ لے رہے ہیں اور اخبار "ویر بھارت" نے تو ہر قسم کی کذب بیانیوں کا گویا ٹھیکہ لے رکھا ہے ۲۶ اگست کے پرچہ میں اس نے نہایت طول طویل اور بڑے سائز کے دو صفحوں پر پھیلے ہوئے اس عنوان کے ماتحت کہ "شمالی پاکستان کے دو خود مختار صوبے اکالیوں کا آزاد پنجاب اور احمدیوں کی ریاست" "قادیانی سٹیٹ" بالفاظ خود "ایسے سنسنی خیز انکشافات" کئے ہیں۔ جو سر تا پا جھوٹ ہی جھوٹ ہیں۔ مثلاً لکھا ہے۔ (۱) "گاندھی جناح ملاقات نے ابھی تک عملی شکل نہیں اختیار کی۔ لیکن پنجاب کو پاکستان میں شامل کرنے کے لئے صوبہ کی دو اہم اقلیتوں سے سودا بازی شروع ہو گئی ہے کہا جاتا ہے کہ جب مسٹر جناح پنجاب میں تھے۔ اکالیوں اور احمدیوں کا مسئلہ ان کی توجہ کا مرکز بنا رہا ہے کشمیر میں بھی بعض احمدیوں سے ان کی ملاقاتیں ہوئیں جن کے نتیجے کے طور پر انہوں نے اکالیوں اور قادیانیوں کو مطمئن کرنے کے لئے شمالی پاکستان کا ایک نیا خاکہ تیار کرلیا ہے"

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ایڈیٹر:۔ غلام نبی

بھائی عبدالرحمٰن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے شائع کیا

(۲) اس تمہید کے بعد لکھا ہے :-

"کشمیر میں مسٹر جناح کا یہ اعلان کہ مسلم لیگ میں تمام مسلمان شامل ہو سکتے ہیں۔ خالی از علت نہ تھا۔ وہ پورے طور پر جانتے تھے کہ پنجاب کے مسلمانوں کا ایک بڑا طبقہ قادیانیوں کے سخت خلاف ہے۔ اور علماء انہیں نامسلم قرار دے چکے ہیں۔ یہ جانتے بھی انہوں نے لیگ کے دروازے تمام مسلمانوں پر کھول دئے بلکہ مسلم لیگ کی کونسل کے اجلاس میں مولانا عبدالماجد بدایونی کا یہ ریزولیوشن بھی پیش نہ ہونے دیا۔ کہ احمدیوں کو مسلم لیگ سے نکال دیا جائے۔ ان تمام واقعات کا پس منظر کشمیر میں بعض احمدی کارکنوں کی مسٹر جناح سے ملاقاتیں تھیں۔ کہا جاتا ہے۔ کہ ان کارکنوں نے احمدیوں کی طرف سے مسٹر جناح کو مسلم لیگ اور پاکستان کی حمایت کا یقین دلایا بشرطیکہ وہ پاکستان میں "احمدیوں کے کعبہ" کو ایک خود مختار صوبہ تسلیم کریں۔ اور اس صوبہ کی اسلامی پنجاب میں وہی حیثیت ہو۔ جو اٹلی میں پوپ کے دارالخلافہ ڈنٹین کی ہے۔ انہوں نے قادیان میں مطبوعہ مجوزہ قادیان سٹیٹ کا ایک نقشہ بھی مسٹر جناح کے سامنے پیش کیا جس میں دریائے بیاس سے لے کر پوری بٹالہ تحصیل اور گورداسپور تحصیل کا بڑا حصہ دکھایا گیا۔

اس نقشہ میں یہ بھی واضح کیا گیا تھا۔ کہ علاقہ مذکور میں کل بڑے چھوٹے گاؤں کتنے ہیں۔ اور ان میں احمدیوں۔ مسلمانوں۔ سکھوں اور ہندوؤں کی بالترتیب آبادی کتنی ہے مسجدیں اور قبرستان کہاں کہاں ہیں۔ اور کن کن علاقوں میں آج تک سکھوں اور احمدیوں کے فرقہ وارانہ جھگڑے ہوتے رہے ہیں۔ مسٹر جناح سے کہا گیا۔ کہ قادیان سٹیٹ کا سرکاری مذہب احمدی ہوگا۔ اور خلیفۂ قادیان اس کے مذہبی پیشوا اور بحیثیت عہدہ گورنر ہونگے۔ زیادہ پرجوش احمدی تو انہیں خلیفہ ٹرکی کی مانند سلطان یا بادشاہ کا خطاب بھی دینا چاہتے تھے لیکن مسٹر جناح کو اس پر یہ اعتراض تھا۔ کہ اس طرح یہ ریاست بالکل آزاد ہو کر پاکستان سے علیحدہ ہو جائیگی۔"

حقیقت یہ ہے۔ کہ یہ جو کچھ کہا گیا ہے۔ ایک خیالی فسانہ سے زیادہ کچھ بھی وقعت نہیں رکھتا۔ اور اس کا ایک ایک لفظ دروغ گوئی اور کذب بیانی سے ملوث ہے۔ ہمیں اس بارے میں اس سے زیادہ کچھ کہنے کی ضرورت نہیں۔ خاصکر اس لئے بھی کہ "ویر بھارت" کے دروغ گو کی تردید "پرتاپ" کے دروغ گو نے کر دی ہے۔ چنانچہ لکھا ہے :-

"مسلم لیگ کی طرف سے خلیفۂ قادیان کے ساتھ بھی خط وکتابت کی گئی۔ مگر مرزا صاحب نے مسٹر جناح کو کورا جواب دے دیا۔ کہ قادیانی نہ تو لیگ کو اپنی نمائندہ جماعت خیال کرتے ہیں۔ اور نہ ہی پاکستان کو مسلمانوں کے لئے مفید سمجھتے ہیں۔" (پرتاپ ۱۴ راگست)

گو یہ بھی سراسر جھوٹ ہے۔ تاہم اس نے "ویر بھارت" کے افسانے کو سراسر جھوٹا ثابت کر دیا۔ اگر مسٹر جناح کے ساتھ احمدیوں کا کوئی اس قسم کا سمجھوتہ ہوا ہو۔ جیسے "ویر بھارت" نے بڑے وثوق کے ساتھ پیش کیا ہے۔ تو پھر "پرتاب" نے جو کچھ لکھا ہے۔ اس میں کوئی حقیقت باقی نہیں رہ سکتی۔ اور اگر جو کچھ "پرتاپ" کہتا ہے۔ وہ صحیح ہے۔ تو "ویر بھارت" کی کذب بیانی میں کوئی شک وشبہ نہیں رہ سکتا۔ لیکن حقیقت یہ ہے۔ کہ دونوں ہی جھوٹے ہیں۔ اور دونوں نے یہ کوشش کی ہے۔ کہ جماعت احمدیہ کو سیاسی رنگ میں زیادہ سے زیادہ نقصان پہنچانے کی کوشش کریں۔ لیکن جھوٹ اور جھوٹ بولنے والے۔ حق اور حق پر چلنے والوں کے مقابلہ میں نہ کبھی پہلے کامیاب ہوئے ہیں۔ اور نہ اب ہو سکتے ہیں۔ اور کذب بیانیوں کے سیلاب کے مقابلہ میں حق ہمیشہ چٹان کی طرح قائم رہتا ہے۔

طلباء کیلئے اعلان

جو طلباء تعلیم الاسلام ہائی سکول اپنے گھروں سے واپسی پر ریلوے کنسیشن سے فائدہ اٹھانا چاہتے ہوں۔ اور کم از کم ایک سٹیشن سے روانہ ہونیوالے چار طلباء ہوں وہ جلد از جلد درخواستیں بھجوا دیں جنمیں نام عمر وجماعت معہ فریق مذکور ہو اور جس ڈویژن میں انکی روانگی کا سٹیشن واقع ہو اسکا نام بھی درج ہو۔ اور اپنا پتہ جسپر کہ انکو کنسیشن آرڈر بھجوایا جائیگا خوشخط ومفصل تحریر کریں۔ یہ درخواستیں ۱۰ ستمبر تک آ جائیں۔

حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے بیان فرمودہ

ایک صاحب کے چند سوالات کے جواب

ایک صاحب کے سوالات کے جو جوابات حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دئے وہ حسب ذیل ہیں :-

(۱) سوال :- اگر کسی شخص کے سامنے خود اس شخص کی بُرائی کی جائے۔ تو کیا یہ غیبت ہے ؟

جواب :- نہیں ! یہ ھمزۃ لمزۃ ہے۔ اور یہ بھی ویل لکل ھمزۃ لمزۃ کے ماتحت منع ہے۔

(۲) سوال :- اگر کہا جائے کہ خدا کے فضل سے اور آپ کی دُعا سے فلاں کام ہو گیا۔ تو کیا شرک ہو گا ؟

جواب :- ہاں ! مگر شرکِ خفی نہ کہ شرکِ جلی۔

(۳) سوال :- کیا جو کچھ مدارج عالیہ حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو حاصل ہوئے وہ محض آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی جدوجہد اور قربانیوں کا نتیجہ تھا ؟

جواب :- اول قربانیاں۔ دوم انعام۔ اس دنیا میں بھی تو ایسا ہوتا ہے۔ کہ جو قربانیاں کرتے ہیں۔ ان کو انعام ملتا ہے۔ علاوہ بدلہ کے۔

(۴) سوال :- کیا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم پر قرآن کریم اس لئے نازل ہوا۔ کہ آپ کے دل میں زیادہ درد پایا جاتا تھا۔ ورنہ قرآن کریم حضرت موسیٰؑ پر بھی نازل ہو سکتا تھا۔

جواب :- اگر حضرت موسیٰؑ خدا تعالیٰ کے علم میں رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے زیادہ قربانیاں کرنے والے ہوتے تو اللہ تعالیٰ انہیں پر قرآن کریم نازل کرتا۔ خدا تعالیٰ کے فعل نے بتا دیا ہے۔ کہ حضرت موسیٰؑ میں حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم جیسی قابلیت نہ تھی۔ اسی وجہ سے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو اعلےٰ درجہ ملا۔

خاکسار عبدالرحیم درد پرائیویٹ سکرٹری

اخبار احمدیہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وفات بندہ کے چھوٹے لڑکے قریشی محبوب الٰہی کی بیوی نیک بخت ۲۴ راگست کو فوت ہو گئی ہے۔ مرحومہ بے حد نیک۔ متقی۔ عابد اور صوم وصلوٰۃ کی پابند اور عاشق قرآن مجید تھی۔ یہاں جماعت احمدیہ نہیں ہے۔ جنازہ میں بندہ اور میرے دو لڑکے تھے۔ احباب فی سبیل اللہ عزیزی نیک بخت کا جنازہ غائب پڑھیں خاکسار محمد شفیع از ۳۱۳ صحابہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام۔ از میانی۔

ضروری اطلاع "الفضل" ۲۲ رجولائی میں جو مضمون شائع ہوا ہے۔ اس کے صفحہ اول کے چوتھے کالم کی تیرھویں سطر کے ابتداء میں "اور" کا لفظ غلطی سے لکھا گیا ہے۔ احباب اسے قلم زن کر دیں۔

تصحیح حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کے ارشاد پر خدمت دین کے لئے زندگی وقف کرنے والوں کی پانچویں فہرست میں ۷۹۶ پر خاکسار کا نام ہے۔ جس میں میرے والد مولوی اکبر علی صاحب کے نام کے ساتھ غلطی سے مرحوم کا لفظ لکھا گیا ہے۔ حالانکہ خدا کے فضل سے والد صاحب حین وحیات ہیں۔ خاکسار فضل دین از محمد آباد

حضرت مولوی سید محمد سرور شاہ صاحب کا پتہ حضرت مولوی صاحب کا پتہ ان ایام میں بیت الفضل بکنگ روڈ ڈلہوزی ہے

امتحان میں کامیابی امسال پنجاب یونیورسٹی کا امتحان "آنرز ان پنجابی" جو مولوی فاضل منشی فاضل یا ادیب فاضل کا ہم پلہ ہے۔ مولوی حکیم عبداللطیف صاحب شہید نے ۳۸۰/۶۰۰ نمبر لیکر پاس کیا۔ مولوی صاحب موصوف پہلے سے منشی فاضل اور ادیب فاضل بھی ہیں۔ خدا مبارک کرے۔

تلاش میرا بڑا بھائی نام محمد اشرف امر ۱۸ رنگ سانولا۔ قد لمبا۔ جسم دبلا۔ ایک عرصہ سے

روزہ دار کا نسوار (ہلاس) منہ میں ڈالنا

از حضرت میر محمد اسمٰعیل صاحب

۲

سوال اگر یہ وجہ بتائی جائے۔ کہ نسوار کا اثر وجود پر پڑتا ہے۔ تو کیا اگر روزہ دار صرف پانی کی کُلّی کرتا ہے۔ اور اس سے اپنی پیاس بجھائے۔ تو پھر پانی بھی مونہہ میں نہیں ڈالنا چاہیئے۔

جواب:۔ پانی کی کُلّی کا تو روزہ دار کو خدا کی طرف سے حکم ملا ہے۔ کیونکہ روزہ بغیر نماز کے ہیچ ہے۔ اور نماز بغیر وضو کے نہیں ہو سکتی۔ پس کلی تو حکماً کی جاتی ہے۔ اس سے معلوم ہوا۔ کہ وضو والی کلی کی اجازت ہے۔ اس سے روزہ نہیں ٹوٹتا۔ اور اگر وضو والی کُلّی ناقض روزہ نہیں ہے۔ تو ویسی ہی کُلّی جس وقت بھی کر لی جائے۔ اس کا کچھ ہرج نہ ہوگا بلکہ یہ بھی یاد رکھنا چاہیئے۔ کہ غسل کرتے وقت انسان کی جلد بھی کچھ پانی جذب کر لیتی ہے۔ مگر شرع نے چونکہ اس مجبوری کو جائز رکھا ہے۔ اس لئے اس کا ہرج نہیں ہے۔ نیز واضح ہو۔ کہ کلی کے بعد جو ایک آدھ قطرہ پانی کا لعاب دہن کے ساتھ اندر چلا جاتا ہے۔ اس سے روزہ دار کو کوئی خاص قوت نہیں ملتی۔ صرف مونہہ کی خشکی دور ہو جاتی ہے۔ لیکن ایک چٹکی نسوار مونہہ میں ڈالنے سے تو روزہ دار کی پشت دو تین گھنٹہ تک مضبوط رہتی ہے۔

آپ تو کُلّی کے متعلق اعتراض کرتے ہیں۔ شارع اسلام نے تو صرف پانی ہی نہیں بلکہ ہانڈی کا نمک چکھنے تک کی بھی بعض صورتوں میں اجازت دی ہے۔ چنانچہ ایک مشہور مسئلہ ہے۔ کہ اگر خاوند کی بدمزاجی کا خوف ہو۔ تو بیوی ہانڈی کا نمک چکھ کر اسی وقت تھوک دے۔ اس فعل سے اس کا روزہ باطل نہیں ہوتا۔

اب ایک لطیفہ سنیئے ایک باورچی تھا۔ اور باورچیوں کو اکثر دھوئیں میں بیٹھنا پڑتا ہے۔ اور چولھے کا دھواں ان کے سانس کے ساتھ اندر جاتا ہے۔ وہ حقہ بھی پیا کرتا تھا۔ اور روزہ میں اسی عذر سے حقہ نہیں چھوڑتا تھا۔ کہ جب چولھے کے دھوئیں سے میرا روزہ نہیں ٹوٹتا۔ تو حقہ کے دھوئیں سے کیونکر ٹوٹ جائے گا۔ شائد اسی طرح نسوار والے جواز کی دلیل یہ دیتے ہوں گے۔ کہ جب کُلّی کی تری سے روزہ نہیں ٹوٹتا۔ تو نسوار بھی اگر اس تری کے ساتھ ملکر اندر چلی گئی۔ تو کیا ہرج ہوا۔ حالانکہ کلی ضروری ہے۔ اور اس کا اثر نہایت ہی خفیف ہے اور اس کی اجازت شرعاً حاصل ہے۔ پانی کے اس استعمال سے ہم کو چارہ نہیں۔ کیونکہ کُلّی وضو کے ارکان میں سے ہے اور مونہہ کی بُو اور اس کی گندگی کو رفع کرنے والی ہے۔ ہاں بے جا اور ہر وقت کلیاں کرتے رہنے کو بھی فقہا نے مکروہ سمجھا ہے۔ کیونکہ ڈر ہے۔ کہ کسی وقت بے اختیار زیادہ مقدار پانی کی گلے کے نیچے نہ اتر جائے۔

دوسرا لطیفہ مجھے یہ یاد آیا۔ کہ ۱۹۲۸ء میں بمقام سونی پت ایک دینیات کے مدرسہ کے ہیڈ مولوی میرے پاس رمضان شریف میں اپنے لئے دوا لینے آئے۔ جب میں نسخہ لکھ رہا تھا۔ تو میں نے دیکھا۔ کہ وہ تھوڑی تھوڑی دیر کے بعد نسوار اپنے مسوڑھوں پر ملتے تھے۔ (وہ کوہاٹ کے تھے) نسخہ بنوا کر انہوں نے مجھ سے پوچھا کہ کیا ایک خوراک روزہ کھولکر اور دوسری سحری کے وقت پی لیا کروں۔ میں نے حیران ہو کر کہا۔ آپ کو تو روزہ نہیں ہے۔ پھر ابھی پینے میں کیا مضائقہ ہے؟ فرمانے لگے ہم تو روزہ سے ہیں۔ میں نے کہا آپ بار بار نسوار مونہہ میں ڈال رہے تھے۔ کہنے لگے اس سے روزہ نہیں ٹوٹتا۔ میں نسوار کھاتا تو نہیں ہوں۔ مسوڑھوں پر لگا کر فوراً تھوک دیتا ہوں۔ اس طرح سے روزہ نہیں ٹوٹتا۔ میں ان کے علم و فضل اور ان کے اس عمل اور توجیہہ کو دیکھ کر اور سن کر حیران ہی رہ گیا۔ اسی وجہ سے میں نے اندازہ کیا ہے۔ کہ مجھ سے سوال کرنے والے کا علاقہ بھی غالباً سرحد کا ہے۔

یہاں تک مَیں نے صرف ان اشیاء کا بیان کیا ہے۔ جو مونہہ کے لعاب میں تحلیل ہو کر اور مونہہ سے براہ راست جذب ہو کر انسان کے جسم میں داخل ہو جاتی ہیں۔ اور روزہ دار پر وہی اثر کرتی ہیں گویا اس نے اس چیز کو کھایا مثلاً بعض غذائیں یا تمباکو یا وہ دوائیں جو لعاب دہن میں گھل کر حل ہو جاتی ہیں۔ اور انہیں سے روزہ ٹوٹتا ہے۔ لیکن وہ اشیاء جو پانی یا لعاب دہن میں گھل ہی نہیں سکتیں۔ اور تحلیل نہیں ہوتیں۔ وہ اگر مونہہ میں ڈال لی جائیں تو ان سے روزہ نہیں ٹوٹے گا۔ مثلاً کوئی شخص شیشہ کی گولی یا پتھر کا ٹکڑا سارے دن بھی مونہہ میں رکھے۔ تو چونکہ ان کا کوئی حصہ انسان کے اندر تھوک میں حل ہو کر بدن میں جذب نہیں ہو سکتا۔ اس لئے وہ روزہ کو خراب نہیں کرتیں۔ اسی وجہ سے ایسے منجن جن کا کام صرف دانتوں کو صاف کرنا ہوتا ہے۔ اور جن کی اصلیت چاک یا کوئلہ وغیرہ اشیاء ہوتی ہیں۔ ان کو مونہہ میں رگڑنے سے روزہ نہیں ٹوٹے گا بشرطیکہ وہ نگل نہ لی جائیں۔ ہاں اگر منجن میں کوئی اس قسم کی دوا شامل ہوگی جو جذب ہو کر اپنا اثر پیدا کرے گی۔ تو اس پر وہی حکم صادر ہوگا۔ جو نسوار کا ہے۔ روزہ میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے مسواک بھی ثابت ہے۔ اس لئے سادہ مسواک بھی روزہ شکن نہیں ہے۔ ہاں اگر ہم گنے کی مسواک کرنے لگیں۔ تو وہ ناجائز ہوگی۔ کیونکہ اس کی مٹھاس بڑی آسانی سے مونہہ میں سے جذب ہو کر غذا کا کام دے سکتی ہے۔ خواہ نگلی نہ بھی جائے۔ اس لئے صرف ایسی چیزیں جو لعاب دہن میں گھل جائیں۔ وہ روزہ کو فاسد کرتی ہیں۔ مگر جو نہ گھلیں اور نہ جذب ہونے والی ہوں۔ وہ روزہ کو فاسد نہیں کرتیں۔

یہ تمام باتیں میں نے عقلیہ طور پر لکھی ہیں۔ کیونکہ آپ نے مولویانہ بحث اور کتابوں کی سند قبول کرنے سے انکار فرما دیا ٭

رمضان کا روزہ فرض ہے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

رمضان میں روزہ رکھنا خدا تعالےٰ کا حکم ہے۔ یہ نیکی اختیاری نہیں۔ کہ چاہے کوئی رکھے یا نہ رکھے۔ اور جب اس کا ثواب اتنا بڑا ہے۔ کہ خدا کے ملنے کا ذریعہ ملتا ہے۔ تو پھر اس نعمت کی قدر نہ کرنا گناہ عظیم ہے۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم فرماتے ہیں:۔ من افطر یوماً من رمضان من غیر رخصۃ ولا مرض لم یقض عنہ صوم الدھر کلّہ و ان صامہ (بخاری۔ احمد۔ ترمذی۔ ابوداؤد۔ ابن ماجہ۔ الدارمی) یعنی اگر کوئی شخص رمضان کا ایک روزہ بھی بلا شرعی اجازت یا مرض کے چھوڑے۔ تو خواہ وہ ساری عمر روزے رکھتا رہے۔ اسے وہ ثواب نہیں مل سکتا۔ جو رمضان کے روزے کا ہے۔ پس رمضان کا روزہ بہت بڑی فضیلت رکھتا ہے۔ اور اس نعمت کی قدر کرنا وارثِ انعامات الٰہیہ بنا دیتا ہے۔ خدا تعالےٰ نے یہ مہینہ انسان کو رُوحانی مدارج عطا کرنے کے لئے مقرر فرمایا ہے۔ یہ خدا تعالےٰ کی ملاقات کے ایّام ہیں۔ اور ظاہر ہے کہ مقررہ دن پر ملاقات کے لئے نہ جانا حاکم کی ناراضگی کا موجب ہوتا ہے۔

پس رمضان کے روزے نہایت باقاعدگی سے رکھنے چاہئیں۔ اور بلا شرعی عذر روزہ نہیں چھوڑنا چاہیئے۔ کیونکہ جہاں اس نعمت کو پانا بہت بڑی سعادت ہے۔ وہاں اسے کھو دینا بہت بڑا جرم بھی ہے٭

خاکسار:۔ ناصر احمد واقف تحریک جدید

ہندوستان کے مختلف علاقوں میں احمدی مبلغین کی تبلیغی سرگرمیاں

اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ کے مبلغین ہندوستان کے اندر اور باہر پوری سرگرمی سے تبلیغ اسلام اور اشاعت سلسلہ حقہ کر رہے ہیں - اور بلا خوف تردید کہا جا سکتا ہے - کہ آج دنیا کا کوئی خطہ ایسا نہیں - جہاں حضرت امیر المومنین المصلح الموعود کے بھیجے ہوئے مبلغین احمدیت کا پیغام نہ پہنچا رہے ہوں - ہندوستان کے مبلغین کی بعض تبلیغی مساعی کا مختصر ذکر ذیل میں درج ہے :-

ضلع لدھیانہ

سید احمد علی صاحب مولوی فاضل ۸ر اگست کی صبح کو موضع مانک ماجرہ پہنچے - جہاں گاؤں کے مرکزی مقام پر قریباً شام تک اہل دیہہ کو انفرادی تبلیغ کرتے رہے - اور کھول کھول کر تمام اختلافی مسائل سمجھاتے رہے - بعض لوگوں نے سوالات پوچھے - جن کے جواب دئے گئے - اگلے روز بھی یہ سلسلہ جاری رہا - بعض لوگوں نے مناظرہ کا چیلنج دیا - مگر قبول کر لینے پر خاموش ہو گئے - ۸ر اگست کی شام کو ایک اور قریبی گاؤں علی پور میں پہنچے - جہاں بعد نماز عشا پبلک جلسہ کیا گیا - جس میں اسلامی طریق کے مطابق زندگی بسر کرنے کی تلقین کی - نیز ختم نبوت اور صداقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مسائل پر روشنی ڈالی - ۹ر اگست انفرادی تبلیغ میں گذرا شام کو واپس آ کر موضع مانک ماجرہ میں جلسہ کیا گیا جس میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت اور حضور کے نشانات معجزات بیان کئے - بعض لوگوں نے بالمقابل گانا بجانا اور شور کرنا شروع کر دیا - جب مولوی صاحب نے بتایا - کہ یہ وہی طریق ہے جو رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وقت غیر مسلم اختیار کرتے تھے - تو شور بند ہو گیا - بعض شرفاء نے بھی ان لوگوں کی مذمت کی ہے - جنہوں نے ہمارے جلسہ کے بالمقابل گانے کی مجلس قائم کی تھی - اور مولوی صاحب نے دو بجے رات تک تقریر کی - ۱۰ر اگست کو بھی انفرادی تبلیغ کا سلسلہ جاری رہا - اسی روز تمام احمدی مردوں اور عورتوں کو نمازوں کی باقاعدگی کی تاکید کی - اور درس کا انتظام کیا

علاقہ برہمن بڑیہ بنگال

اسی ہفتہ میں بنگال کے ایک علاقہ میں تبلیغ کے متعلق جو رپورٹ ۶ر جولائی سے ۱۳ر تک کی سید اعجاز احمد صاحب نے جو اس علاقہ میں مبلغ ہیں بھیجی ہے - اس میں لکھا ہے - چار پبلک لیکچر دئے - پندرہ معزز اصحاب سے ملاقات کر کے پیغام حق پہنچایا - بہ سلسلہ تبلیغ چالیس میل سفر کیا - ان ایام میں جناب سر شہاب الدین صاحب وزیر تجارت حکومت بنگال جب اس علاقہ میں دورہ پر آئے - تو ان کو تبلیغی لٹریچر پہنچایا - غیر مسلم اصحاب کے لئے یوم التبلیغ منایا - اور مختلف حلقوں میں تبلیغی وفود بھیجکر غیر مسلموں کو دعوت اسلام دی گئی - زبانی تبلیغ کے علاوہ اردو - بنگالی لٹریچر تعلیم یافتہ اصحاب تک پہنچایا - علاوہ ازیں جماعت کی تربیت کے سلسلہ میں قرآن کریم کا درس دیا - اور بعض لوگوں کو قرآن کریم پڑھایا -

کوئٹہ

ایک اور رپورٹ ہندوستان کے شمال مغربی کونہ یعنی کوئٹہ سے مولوی غلام احمد صاحب فرخ مبلغ نے ۹ سے ۱۶ر اگست تک کی بھیجی ہے - اس عرصہ میں انہوں نے ایک پبلک لیکچر ختم نبوت کے موضوع پر دیا - ۲۱ معززین سے ملاقات کر کے تبلیغ کی - ناستک مت والوں سے گفتگو ہوئی - ان میں سے ایک نے کہا - کہ الہام محض دلی خیالات ہوتے ہیں - مگر اسے جب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے انگریزی الہامات سنائے گئے - اور بتایا گیا - کہ آپ انگریزی بالکل نہ جانتے تھے - تو کہنے لگا - یہ امر واقعی قابل غور ہے - اس سے معلوم ہوتا ہے - کہ کوئی اور طاقت ضرور ہے - جو الہام نازل کرتی ہے - اُسے سلسلہ کا لٹریچر مطالعہ کے لئے دیا گیا - کوئٹہ کے احباب جماعت نے ۱۳ر اگست کو یوم التبلیغ منایا - وفود کی صورت میں تبلیغ کی - اور لٹریچر تقسیم کیا - مولوی صاحب ان ایام میں قرآن کریم بھی پڑھاتے رہے - اور تربیت جماعت کا کام بھی سرانجام دیا -

مشتے نمونہ از خروارے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

غیر مبایعین کے نزدیک ۱۹۱۴ء میں سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کا انتخاب ایک سازش کا نتیجہ تھا - اور اب جو حضرت اقدس نے مصلح موعود ہونے کا اعلان فرمایا - اس کو قبول کرنے کے لئے بھی جماعت کو ایک سازش کے رنگ میں بہت عرصہ پہلے سے تیار کیا جا رہا تھا - ان سازشوں کے ثبوت میں غیر مبایعین بہت سے "واقعات" اور "دلیلیں" پیش کرتے ہیں - مگر ایک واقعہ پیغام صلح (۲۳ر اگست ۴۴ء) میں ایسا پیش کیا گیا ہے جس کا تعلق براہ راست مجھ سے ہے - شیخ عبد الرحمٰن صاحب مصری نے اس پرچہ میں تحریر کیا ہے :-

"کیا یہ قابل افسوس امر نہیں کہ جناب میاں صاحب مکرم بھی ایسے لوگوں کے خلاف کوئی ایکشن نہیں لیتے - بلکہ اپنی خاموشی سے اس قسم کے غلط واقعات کی اشاعت پر ہمت بندھاتے ہیں - پھر کیا یہ حقیقت نہیں - کہ صوفی عبد القدیر صاحب نے اپنی کتاب فضل عمر کے صہ۲۰ پر پہلے مصلح موعود کی پیشگوئی کے الفاظ دوشنبہ مبارک دوشنبہ نقل کئے اور پھر صہ۲۵ پر یہ لکھا کہ مصلح موعود کے متعلق جو یہ پیشگوئی تھی - کہ وہ پیر کے دن پیدا ہوگا - سو میاں محمود احمد صاحب پیر کے دن پیدا ہوئے جس سے یہ پیشگوئی پوری ہو گئی - کیا آپ میں سے کوئی اس بات کو ثابت کر سکتا ہے - کہ جناب میاں صاحب مکرم کی پیدائش پیر کے دن ہوئی تھی ؟ کیا اس کھلی کھلی غلط بیانی کا ارتکاب محض اس لئے نہیں کیا گیا - کہ ناواقف لوگ دھوکہ میں آ کر جناب میاں صاحب کو مصلح موعود تسلیم کر لیں ؟"

یہ درست ہے - کہ میں نے اپنی کتاب میں پیدائش کا دن پیر لکھا تھا - مگر میرا یہ لکھنا غلطی تھی - کیونکہ حضرت اقدس کی پیدائش کا دن پیر نہیں - میری کتاب جلسہ ۱۹۳۹ء کے دوران میں شائع ہوئی - اور ایک خاصی تعداد دو تین ماہ میں نکل چکی تھی - کہ میری غلطی مجھ پر واضح ہوئی - اس وقت جتنی جلدیں اس کتاب کی میرے پاس تھیں - ان میں میں نے اصلاح کر دی - چنانچہ میں نے صہ۲۵ کے آخری پیراگراف کا پہلا فقرہ جس میں یہ غلطی سرزد ہوئی تھی - سارا کاٹ دیا اور اسی پیرے میں یہ بھی واضح کر دیا کہ پیدائش کا دن پیر نہیں بلکہ ہفتہ تھا -

یہ غلطی جو مجھ سے سرزد ہوئی واقعی قابل افسوس تھی - مگر مصری صاحب نے جو نیت میری طرف منسوب کی ہے - میرا قلب اور ضمیر اس سے کلی طور پر پاک ہے - میں خوب جانتا ہوں - اور اللہ تعالےٰ اس امر پر گواہ ہے - کہ میں نے دیدہ و دانستہ کسی کو دھوکہ دینے کی کوشش نہیں کی - دراصل مصری صاحب نے جو بدنیت میری طرف منسوب کی ہے - اس کا ثبوت ان کے پاس کوئی نہیں - یہ محض ان کا ایک قیاس ہے جو سراسر بدظنی پر مبنی ہے - میں نے اپنی اس گذارش پر عنوان "مشتے نمونہ از خروارے" دیا ہے - اس سے میری مراد یہ ہے - کہ غیر مبایعین "سازشوں" کے ثبوت میں جو واقعات اور دلیلیں پیش کرتے ہیں - ان کی حقیقت مجھ پر اور میرے دوستوں پر صرف اس بات سے کماحقہٗ عیاں ہو جاتی ہے -

باقی رہا یہ امر کہ حضرت اقدس "اپنی خاموشی سے اس قسم کے غلط واقعات کی اشاعت پر ہمت بندھاتے ہیں -" سو واضح ہو کہ میری کتاب کی کچھ جلدیں تحریک جدید نے خرید کی تھیں - اور یہ جلدیں مختلف لوگوں کو بھیجی گئی تھیں - تحریک جدید کا انتظام حضرت اقدس نے اپنے ہاتھ میں رکھا ہوا ہے اور جب یہ جلدیں تحریک جدید نے خریدیں - تو تحریری طور پر مجھے ہدایت اور اس امر کی تاکید کی گئی تھی - کہ پیدائش کے دن کے بارے میں جو غلطی مجھ سے ہو گئی تھی - اس کے متعلق اچھی طرح اطمینان کر لوں - کہ ان جلدوں میں اس کی اصلاح کر دی گئی ہے -

والسلام -

عبد القدیر نیاز

وصیتیں

نوٹ :۔ وصایا منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جاتی ہیں۔ تا اگر کسی کو کوئی اعتراض ہو۔ تو دفتر کو اطلاع کر دے۔ سکرٹری بہشتی مقبرہ

نمبر ۶۴۷ :۔ منکہ معین الدین خاں ولد عبد العزیز خان قوم پٹھان پیشہ زمینداری عمر ۳۰ سال پیدائشی احمدی موضع کیرنگ ضلع پوری صوبہ اڑیسہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۳۰/۶/۴۴ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے زرعی زمین مختلف اقسام کی دس بیگھہ قیمتی ایکہزار آٹھ سو روپیہ ۱۸۰۰۔ اور ایک عدد مکان خام معہ گوہال قیمتی ۳۰۰ روپے۔ کل جائیداد کی مجموعی قیمت دو ہزار ایک سو روپیہ بنتی ہے جس میں سے میں نے اپنی بیوی مسماۃ سارہ بی بی عرف سائمبانی بی بی کا دین مہر مبلغ ایکہزار ایک سو روپیہ ادا کرنا باقی ہے۔ لہٰذا مذکورہ بالا قرض منہا کرنے کے بعد میری جائیداد ایک ہزار روپیہ کی رہ جاتی ہے جس کے دسویں حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی اور جائیداد پیدا کروں۔ تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہونگا۔ اور اسپر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میرے مرنے کے وقت جسقدر میری جائیداد ہو۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم۔ العبد معین الدین خان بقلم خود گواہ شد :۔ فضل دین موصی بنی۔ گواہ شد :۔ آفتاب الدین خاں۔ کاتب محمد شجاعت علی انسپکٹر بیت المال

نمبر ۶۶۱ :۔ منکہ وارث علی خاں ولد سبحان خان صاحب قوم پٹھان پیشہ زمینداری۔ عمر ۵۹ سال تاریخ بیعت ۱۹۱۴ء ساکن کیرنگ ضلع پوری صوبہ اڑیسہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۲۴/۶/۴۴ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری موجودہ غیر منقولہ جائیداد حسب ذیل ہے۔ ایک رہائشی مکان خام معہ گوہال مویشیاں جسکی مجموعی قیمت ۶۰۰ روپے ہوگی۔ اسکے نصف حصہ کا میں مالک ہوں۔ اور دوسرے نصف کا مالک معین الدین خاں وغیرہ ہیں۔ چونکہ اب تک اسے تقسیم نہیں کیا گیا۔ اس لئے میری ملکیت کی قیمت ۳۰۰ روپیہ ہوگی۔ زرعی زمین کل ۴۱ بیگھہ ہے جس میں مختلف اقسام کی زمین شامل ہے۔ جسکی اوسطاً قیمت ۱۵۰ روپے فی بیگھہ ہوگی۔ اسطرح کل زمین کی مجموعی قیمت ۶۱۵۰ روپے بنتی ہے لہذا مکان اور کل زمین کی قیمت ۶۴۵۰ روپے ہوئی لہذا اسکے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ اگر میں نے اپنی زندگی میں مذکورہ بالا جائیداد کے علاوہ اور کوئی جائیداد پیدا کی یا ثابت ہو۔ تو اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات کے وقت جسقدر میری جائیداد ثابت ہو۔ اسپر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم۔ العبد :۔ وارث علی خاں بزبان اڑیسہ۔ گواہ شد :۔ فیاض الدین احمدی۔ گواہ شد : معین الدین خان احمدی۔ گواہ شد وکاتب : محمد شجاعت علی۔ انسپکٹر بیت المال۔

نمبر ۶۵۱ :۔ منکہ محمد نصیر الدین ولد محمد عثمان صاحب مرحوم قوم شیخ پیشہ زمینداری عمر ۲۱ سال پیدائشی احمدی ساکن کیرنگ ضلع پوری صوبہ اڑیسہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۲۴/۶/۴۴ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔ ۳ ۱/۲ ایکڑ زرعی زمین اعلیٰ قسم قیمتی ۱۶۸۸ روپے اور ۳ ۱/۲ ایکڑ زرعی زمین ادنیٰ قسم قیمتی ۹۱۲ روپے۔ ایک عدد مکان خام معہ گوہال مویشیاں اور ایک عدد چھوٹا باغیچہ قیمتی ۲۰۰ روپیہ جس کی مجموعی قیمت ۲۸۰۰ روپے ہوتی ہے۔ اسکے دسویں حصہ کی وصیت میں بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد پیدا کروں تو اسکی اطلاع بھی مجلس کارپرداز کو دیتا رہونگا۔ اور اسپر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میرے مرنے کے وقت جسقدر میری جائیداد ہو۔ اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم۔ العبد :۔ محمد نصیر الدین احمدی بقلم خود موصی۔ گواہ شد :۔ محمد اسرائیل بزبان اڑیسہ چچا زاد بھائی موصی۔ گواہ شد :۔ شیخ شبیر علی احمدی۔ گواہ شد :۔ وارث علی چچا موصی۔

نمبر ۶۶۳ :۔ منکہ ہارون خان ولد میگھا خان صاحب قوم پٹھان پیشہ زمینداری وطبابت عمر ۵۲ سال تاریخ بیعت ۱۹۱۴ء ساکن کیرنگ ضلع پوری صوبہ اڑیسہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۲۳/۶/۴۴ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری موجودہ جائیداد ۵ بیگھہ زرعی زمین ہے جسکی قیمت قریباً ۵۰۰ روپیہ ہوگی میں اسکے دسویں حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ اس سے قبل میں ۵ بیگھہ زمین اور رہائشی مکان اپنی بیوی مسماۃ حور بی بی کو اسکے مہر کے عوض دیکر ہبہ کرا چکا ہوں۔ اب میرے پاس مذکورہ بالا جائیداد کے علاوہ اور کچھ نہیں ہے میں طبابت بھی کیا کرتا ہوں۔ لیکن اب خود علیل ہونے کے باعث دوڑ دھوپ نہیں کر سکتا اور بہت ہی قلیل آمد اس کے ذریعہ سے ہوتی ہے بہر حال جب بھی اور جتنی بھی آمد اس ذریعہ سے ہوگی اس کا بھی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہونگا۔ اس کے بعد اگر کوئی اور جائیداد پیدا کروں تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہونگا۔ اور اس جائیداد پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ اور یہ بھی بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان وصیت کرتا ہوں۔ کہ میری جائیداد جو بوقت وفات ثابت ہو اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ العبد :۔ ہارون خاں بقلم خود۔ گواہ شد : سید صمصام علی پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ کیرنگ گواہ شد : شیخ شبیر علی احمدی۔ گواہ شد :۔ حبا خاں چچا زاد برادر موصی

نمبر ۶۵۷ :۔ منکہ ناظر خاں ولد شیخ بجو قوم شیخ پیشہ زمینداری پنشن عمر ۵۰ سال تاریخ بیعت ۱۹۲۰ء ساکن کیرنگ ضلع پوری صوبہ اڑیسہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۲۹/۶/۴۴ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔ پانچ بیگھہ زمین مختلف اقسام کی جسکی قیمت اندازاً ۵۰۰ روپے ہوگی۔ اسکے علاوہ ایک رہائشی مکان خام جسکی قیمت اندازاً دو سو روپیہ ہوگی۔ ان ہر دو جائیدادوں کی مجموعی قیمت ۷۰۰ روپے بنتی ہے اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت میں بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی اور جائیداد پیدا کروں۔ تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہونگا۔ اور اس جائیداد پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ لیکن میرا گذارہ صرف اس جائیداد پر نہیں بلکہ ماہوار آمد پر ہے جو کہ اسوقت بصورت پنشن مبلغ ۳/۸ ماہوار ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہونگا اور یہ بھی بحق صدر انجمن احمدیہ وصیت کرتا ہوں کہ میری جائیداد جو بوقت وفات ثابت ہو اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ میں اپنی بیوی سوتوی بی بی عرف خاتون بی بی کو اس کے دین مہر میں جو ۵۰۰ روپے تھا۔ ۵ بیگھہ زمین دیدی ہے۔ ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم۔ العبد : ناظر خاں بحروف اڑیسہ۔ گواہ شد :۔ آفتاب الدین خاں۔ گواہ شد :۔ فضل دین احمدی گواہ شد : محمد شجاعت علی انسپکٹر بیت المال۔

نمبر ۶۲۱ :۔ منکہ رشیدہ بیگم زوجہ ملک محمد شریف صاحب احمدی قوم ککے زئی افغان عمر ۲۵ سال تاریخ بیعت ۱۹۳۳ء ساکن قادیان دارالامان بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۲۹/۶/۴۴ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری زمین قریباً دو گھماؤں واقعہ کھتہ غلام نبی ہے جو مجھے حق مہر میں جو ۱۰۰۰ روپیہ تھا ملی ہے اور ایک مشین سلائی اندازاً قیمت آجکل ۱۵۰ روپیہ ہے۔ اسکے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ میرے پاس کوئی زیور نہیں۔ اگر میرے مرنے پر کوئی اور جائیداد میری ثابت ہو۔ تو اسپر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ اس کے بعد اگر کوئی اور جائیداد پیدا کرونگی تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز قادیان کو دیتی رہونگی۔ اسپر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ الامۃ :۔ رشیدہ بیگم بقلم خود موصیہ گواہ شد :۔ ملک محمد شریف خاوند موصیہ۔ گواہ شد :۔ عبد السلام موصی۔

نمبر ۵۸۰ :۔ منکہ نادر علی ولد چودہری عبید محمد صاحب مرحوم قوم جٹ ڈرائیور پیشہ ملازمت عمر ۴۰ سال تاریخ بیعت ۱۹۲۶ء ساکن شیخ پور ڈاکخانہ خاص ضلع گجرات بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۱۶/۶/۴۴ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری جائیداد اسوقت حسب ذیل ہے (۱) اراضی زرعی واقعہ رقبہ شیخپور تعدادی ۱۷ بیگھہ بہ تفصیل ذیل ہے جس کے میں ۱/۴ حصہ کا مالک ہوں۔ (الف) اراضی زیر رقبہ مزارعان موروثیاں جسکا میں معمولی لگان غالباً ۲ فی روپیہ وصول کرتا ہوں = ۱۲/۱۴ ۔ (ب) اراضی جو بوجہ صدمہ دریا برد ہو چکی ہے = ۱۷/۱۲ ۔ (ج) اراضی مزروعہ جس پر میں قابض ہوں ۱۳/۱۳ ۔ جز ا و ب کی اراضی کی میں وصیت نہیں کر سکتا۔ کیونکہ جز ا کے فروخت کرنیکا اختیار نہیں۔ اور جز ب کی اراضی غیر ممکن دریا ہے۔ ۱۳/۱۳ اراضی کی قیمت بازاری ۵۵۲۴ روپے ہے میرے ۱/۴ حصہ کی قیمت مبلغ ۱۳۸۱ روپے ہے (۲) دو مکانات واقعہ موضع شیخپور ہیں جن میں سے ایک خام اور ایک پختہ ہے۔ ان ہر دو مکانات کے ۱/۴ حصہ کا میں مالک ہوں۔ انکی مجموعی قیمت مبلغ ۱۲۰۰ روپے ہے میرے حصہ کی قیمت ۳۰۰ روپے ہے (۳) ایک راس بھینس قیمتی ۱۰۰ روپے۔ میری مندرجہ بالا کل جائیداد کی قیمت مبلغ ۱۷۸۱ روپے بنتی ہے۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ اگر اسکے بعد جائیداد پیدا کروں تو اسکی اطلاع مجلس کو دیتا رہونگا اور اسپر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی لیکن میرا گذارہ صرف اس جائیداد پر نہیں بلکہ آمد پر ہے۔ جو کہ اس وقت ۴۳ روپے ماہوار اور مبلغ ۸ روپے ماہوار تحط الاؤنس ہے۔

کی کل ۵۱ روپے ماہوار ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہونگا۔ اور یہ بھی بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان وصیت کرتا ہوں۔ کہ میری جائیداد جو بوقت وفات ثابت [illegible]

Digitized by Khilafat Library Rabwah

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وصیتیں

نوٹ:۔ وصایا منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جاتی ہیں۔ تا اگر کسی کو کوئی اعتراض ہو۔ تو دفتر کو اطلاع کر دے۔ سکرٹری بہشتی مقبرہ

نمبر ۶۶۴۷:۔ منکہ معین الدین خاں ولد عبد العزیز خان قوم پٹھان پیشہ زمینداری عمر ۳۰ سال پیدائشی احمدی موضع کیرنگ ضلع پوری صوبہ اڑیسہ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ $\frac{6}{44}$-۳۰ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے زرعی زمین مختلف اقسام کی دس بیگھہ قیمتی ایکہزار آٹھ سَو روپیہ ۱۸۰۰۔ اور ایک عدد مکان خام معہ گوہال قیمتی ۳۰۰ روپے۔ کل جائیداد کی مجموعی قیمت دو ہزار ایک سو روپیہ بنتی ہے جس میں سے میں نے اپنی بیوی مسماۃ سارہ بی بی عرف سائیانی بی بی کا دین مہر مبلغ ایکہزار ایک سو روپیہ ادا کرنا باقی ہے۔ لہٰذا مذکورہ بالا قرض منہا کرنے کے بعد میری جائیداد ایک ہزار روپیہ کی رہ جاتی ہے جس کے دسویں حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی اور جائیداد پیدا کروں۔ تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہونگا۔ اور اسپر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میرے مرنے کے وقت جسقدر میری جائیداد ہو۔ اس کے $\frac{1}{10}$ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم۔ العبد۔ معین الدین خان بقلم خود گواہ شد: فضل دین موصی بنی۔ گواہ شد: آفتاب الدین خاں۔ کاتب۔ محمد شجاعت علی انسپکٹر بیت المال

نمبر ۶۶۶۱:۔ منکہ وارث علی خاں ولد سجان خاں صاحب قوم پٹھان پیشہ زمینداری۔ عمر ۵۹ سال تاریخ بیعت ۱۹۱۴ء ساکن کیرنگ ضلع پوری صوبہ اڑیسہ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ $\frac{6}{44}$-۲۴ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری موجودہ غیر منقولہ جائیداد حسب ذیل ہے۔ ایک رہائشی مکان خام معہ گوہال مویشیاں جسکی مجموعی قیمت ۶۰۰ روپے ہوگی۔ اسکے نصف حصہ کا میں مالک ہوں۔ اور دوسرے نصف کا مالک معین الدین خاں وغیرہ ہیں۔ چونکہ اب تک اسے تقسیم نہیں کیا گیا۔ اس لئے میری ملکیت کی قیمت ۳۰۰ روپیہ ہوگی۔ زرعی زمین کل ۴۱ بیگھہ ہے جس میں مختلف اقسام کی زمین شامل ہے۔ جسکی اوسطاً قیمت ۱۵۰ روپے فی بیگھہ ہوگی۔ اسطرح کل زمین کی مجموعی قیمت ۶۱۵۰ روپے بنتی ہے۔ لہٰذا مکان اور کل زمین کی قیمت ۶۴۵۰ روپے ہوئی لہٰذا اسکے $\frac{1}{10}$ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ اگر میں نے اپنی زندگی میں مذکورہ بالا جائیداد کے علاوہ اور کوئی جائیداد پیدا کی یا ثابت ہو۔ تو اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات کے وقت جسقدر میری جائیداد ثابت ہو۔ اسپر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم۔ العبد:۔ وارث علی خاں بزبان اڑیہ۔ گواہ شد: فیاض الدین احمدی۔ گواہ شد: معین الدین خان احمدی۔ گواہ شد وکاتب: محمد شجاعت علی۔ انسپکٹر بیت المال۔

نمبر ۶۶۵۱:۔ منکہ محمد نصیر الدین ولد محمد عثمان صاحب مرحوم قوم شیخ پیشہ زمینداری عمر ۲۱ سال پیدائشی احمدی ساکن کیرنگ ضلع پوری صوبہ اڑیسہ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ $\frac{6}{44}$-۲۴ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔ $3\frac{1}{2}$ ایکڑ زرعی زمین اعلیٰ قسم قیمتی ۱۶۸۸ روپے اور $3\frac{1}{2}$ ایکڑ زرعی زمین ادنیٰ قسم قیمتی ۹۱۲ روپے۔ ایک عدد مکان خام معہ گوہال مویشیاں اور ایک عدد چھوٹا باغیچہ قیمتی ۲۰۰ روپیہ جس کی مجموعی قیمت ۲۸۰۰ روپے ہوتی ہے۔ اسکے دسویں حصہ کی وصیت میں بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد پیدا کروں تو اسکی اطلاع بھی مجلس کارپرداز کو دیتا رہونگا۔ اور اسپر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میرے مرنے کے وقت جسقدر میری جائیداد ہو۔ اسکے بھی $\frac{1}{10}$ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم۔ العبد:۔ محمد نصیر الدین احمدی بقلم خود موصی۔ گواہ شد:۔ محمد اسمٰعیل بزبان اڑیہ۔ چچا زاد بھائی موصی۔ گواہ شد:۔ شیخ شبیر علی احمدی۔ گواہ شد:۔ وارث علی چچا موصی۔

نمبر ۶۶۶۳:۔ منکہ ہارون خان ولد سیکھا خان صاحب قوم پٹھان پیشہ زمینداری وطبابت عمر ۵۲ سال تاریخ بیعت ۱۹۱۴ء ساکن کیرنگ ضلع پوری صوبہ اڑیسہ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ $\frac{6}{44}$-۲۳ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری موجودہ جائیداد ۵ بیگھہ زرعی زمین ہے جسکی قیمت قریباً ۵۰۰ روپیہ ہوگی۔ میں اسکے دسویں حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ اس سے قبل میں ۵ بیگھہ زمین اور رہائشی مکان اپنی بیوی مسماۃ حور بی بی کو اسکے مہر کے عوض دیکر ہبہ کرا چکا ہوں۔ اب میرے پاس مذکورہ بالا جائیداد کے علاوہ اور کچھ نہیں ہے میں طبابت بھی کیا کرتا ہوں۔ لیکن اب خود علیل ہونے کے باعث دوڑ دھوپ نہیں کر سکتا اور بہت ہی قلیل آمد اس کے ذریعہ سے ہوتی ہے بہر حال جب بھی اور جتنی بھی آمد اس ذریعہ سے ہوگی اس کا بھی $\frac{1}{10}$ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہونگا۔ اس کے بعد اگر کوئی اور جائیداد پیدا کروں تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہونگا۔ اور اس جائیداد پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ اور یہ بھی بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان وصیت کرتا ہوں۔ کہ میری جائیداد جو بوقت وفات ثابت ہو اسکے بھی $\frac{1}{10}$ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ العبد:۔ ہارون خاں بقلم خود۔ گواہ شد: سید صمصام علی پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ کیرنگ گواہ شد: شیخ شبیر علی احمدی۔ گواہ شد:۔ حیا خاں چچا زاد برادر موصی

نمبر ۶۶۵۷:۔ منکہ ناظر خاں ولد شیخ بخو قوم شیخ پیشہ زمینداری پنشن عمر ۵۰ سال تاریخ بیعت ۱۹۲۰ء ساکن کیرنگ ضلع پوری صوبہ اڑیسہ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ $\frac{6}{44}$-۲۹ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔ پانچ بیگھہ زمین مختلف اقسام کی جسکی قیمت اندازاً ۵۰۰ روپے ہوگی۔ اسکے علاوہ ایک رہائشی مکان خام جسکی قیمت اندازاً دوسو روپیہ ہوگی۔ ان ہر دو جائیدادوں کی مجموعی قیمت ۷۰۰ روپے بنتی ہے اس کے $\frac{1}{10}$ حصہ کی وصیت میں بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی اور جائیداد پیدا کروں۔ تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہونگا۔ اور اس جائیداد پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ لیکن میرا گذارہ صرف اس جائیداد پر نہیں بلکہ ماہوار آمد پر ہے جو کہ اسوقت بصورت پنشن مبلغ ۳/۶ ماہوار ہے۔ میں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا $\frac{1}{10}$ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہونگا اور یہ بھی بحق صدر انجمن احمدیہ وصیت کرتا ہوں۔ کہ میری جائیداد جو بوقت وفات ثابت ہو اسکے بھی $\frac{1}{10}$ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ میں اپنی بیوی سوتوی بی بی عرف خاتون بی بی کو اس کے دین مہر میں جو ۵۰۰ روپے تھا۔ ۵ بیگھہ زمین دیدی ہے۔ ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم۔ العبد: ناظر خاں بحروف اڑیہ۔ گواہ شد:۔ آفتاب الدین خاں۔ گواہ شد:۔ فضل دین احمدی گواہ شد: محمد شجاعت علی انسپکٹر بیت المال۔

نمبر ۶۶۲۱:۔ منکہ رشیدہ بیگم زوجہ ملک محمد شریف صاحب احمدی قوم ککے زئی افغان عمر ۲۵ سال تاریخ بیعت ۱۹۳۳ء ساکن قادیان دار البرکات بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ $\frac{7}{44}$-۲۹ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری زمین قریباً دو گھماؤں واقعہ تحفہ غلام نبی ہے جو مجھے حق مہر میں جو ۱۰۰۰ روپیہ تھا ملی ہے اور ایک مشین سلائی اندازاً قیمت آجکل ۱۵۰ روپیہ ہے۔ اسکے $\frac{1}{10}$ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ میرے پاس کوئی زیور نہیں۔ اگر میرے مرنے پر کوئی اور جائیداد میری ثابت ہو۔ تو اسپر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ اس کے بعد اگر کوئی اور جائیداد پیدا کرونگی تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز قادیان کو دیتی رہونگی۔ اسپر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ الامۃ:۔ رشیدہ بیگم بقلم خود موصیہ گواہ شد:۔ ملک محمد شریف خاوند موصیہ۔ گواہ شد:۔ عبد السلام موصی۔

نمبر ۶۵۸۰:۔ منکہ نادر علی ولد چودھری عبید محمد صاحب مرحوم قوم جٹ ڈرائیور پیشہ ملازمت عمر ۴۰ سال تاریخ بیعت ۱۹۲۶ء ساکن شیخ پور ڈاکخانہ خاص ضلع گجرات بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ $\frac{6}{44}$-۱۶ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری جائیداد اسوقت حسب ذیل ہے (۱) اراضی زرعی واقعہ رقبہ شیخپور تعدادی ۲ بیگھہ ۸ بہ تفصیل ذیل ہے جس کے میں $\frac{1}{4}$ حصہ کا مالک ہوں۔ (الف) اراضی زیر رقبہ مزارعان موروثیاں جسکا میں معمولی لگان غالباً ۲ فی روپیہ وصول کرتا ہوں = ۱ بیگھہ $\frac{1}{14}$۔ (ب) اراضی جو بوجہ صدمہ دریا برد ہو چکی ہے = ۲ بیگھہ $\frac{1}{14}$۔ (ج) اراضی مزروعہ جس پر میں قابض ہوں۔ ۱ بیگھہ $\frac{1}{14}$۔ الف اور ب جز کی اراضی کی میں وصیت نہیں کر سکتا۔ کیونکہ جز الف کے فروخت کرنیکا اختیار نہیں۔ اور جزو ب کی اراضی غیر ممکن دریا ہے۔ ۱ بیگھہ $\frac{1}{14}$ اراضی کی قیمت بازاری ۵۵۲۴ روپے ہے میرے $\frac{1}{4}$ حصہ کی قیمت مبلغ ۱۳۸۱ روپے ہے (۲) مکانات واقعہ موضع شیخپور ہیں جن میں سے ایک خام اور ایک پختہ ہے۔ ان ہر دو مکانات کے $\frac{1}{4}$ حصہ کا میں مالک ہوں۔ انکی مجموعی قیمت مبلغ ۱۲۰۰ روپے ہے میرے حصہ کی قیمت ۳۰۰ روپے ہے (۳) ایک راس بھینس قیمتی ۱۰۰ روپیہ۔ میری مندرجہ بالا کل جائیداد کی قیمت مبلغ ۱۷۸۱ روپے بنتی ہے۔ اس کے $\frac{1}{10}$ حصہ کی وصیت بحق [illegible] انجمن احمدیہ [illegible] جائیداد پ[illegible] کو دیتا ر[illegible] لیکن میرا گ[illegible] مد پر [illegible] اور مبلغ ۸ روپے ماہوار تخط[illegible]

کل ۸۱ روپے ماہوار ہے۔ میں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا $\frac{1}{10}$ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہونگا۔ اور یہ بھی بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان وصیت کرتا ہوں۔ کہ میری جائ[illegible]

نمبر ۷۶۴۰: منکہ فضل النساء بیگم بیوہ مرزا برکت علی صاحب مرحوم عمر ۴۰ سال تاریخ بیعت ۱۹۰۸ء ساکن قادیان دارالرحمت بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۷/۴۴ ۱۷ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ اسوقت میری جائیداد یہ ہے۔ ایک مکان واقعہ محلہ دارالرحمت قادیان رقبہ نصف کنال مکان پختہ ہے جس میں ایک کمرہ رہائشی اور صحن ہے۔ جسپر سواتین سو روپیہ خرچ آیا تھا۔ اور قیمت زمین سوا سو روپیہ تھی۔ اسکے سوا میری اور کوئی جائیداد یا آمد نہیں۔ خاوند فوت ہو چکا ہے۔ اور جوان اکلوتا بیٹا بھی فوت ہو چکا ہے۔ اب میں اکیلی ذات ہوں اور تین لڑکیاں ہیں۔ میں اپنی جائیداد کے دسویں حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ اگر میری وفات کے وقت کوئی اور جائیداد ثابت ہو۔ تو اس کے دسویں حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ اگر میری آمد کی صورت پیدا ہوگئی۔ تو اسکا دسواں حصہ بھی ادا کرتی رہونگی۔ الامۃ: فضل النساء بیوہ مرزا برکت علی مرحوم معرفت مرزا برکت علی صاحب پنشنر دارالعلوم قادیان۔ گواہ شد: حکیم مہر علی شاہ قادیان گواہ شد: مرزا برکت علی احمدی دارالعلوم۔

نمبر ۷۶۳۶: علی احمد ولد مبارک علی صاحب قوم جٹ پیشہ ملازمت عمر ۲۰ سال پیدائشی احمدی ساکن دیال گڑھ ڈاکخانہ خاص ضلع گورداسپور بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۶/۴۴ ۱ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں۔ میرا گذارہ میری ماہوار آمد پر ہے جو کہ اسوقت ۸۰ روپے ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہونگا۔ میری وفات پر میری کوئی جائیداد ثابت ہو۔ تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی اگر کوئی جائیداد پیدا کرونگا تو اسکی اطلاع دیتا رہونگا۔ اور اسپر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ العبد: علی احمد احمدی موصی ۱۲۲۱۴/۵/۶ اے۔ ڈبلیو کمپنی معرفت ۴۴ سٹیجنگ پوسٹ آفس آر۔ اے۔ ایف پائی فورس۔ گواہ شد: مبارک علی والد موصی۔ گواہ شد: مرزا نذیر علی کلرک صدر انجمن احمدیہ۔

نمبر ۷۵۴۲: منکہ شمس الدین ولد الٰہی بخش قوم پٹھان پیشہ ملازمت عمر ۳۸ سال۔ تاریخ بیعت ۱۹۲۹ء ساکن قادیان بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۶/۴۴ ۱۵ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ حسب ذیل ہے۔ نصف مکان پختہ واقعہ بن باجوہ تحصیل پسرور قیمتی ۲۵۰ روپے ہے۔ جس کے مالک ہم دو بھائی ہیں۔ میرے دوسرے بھائی غیر احمدی ہیں۔ مکان کی اصل قیمت ۵۰۰ روپے ہے۔ لیکن میرے حصہ کی صرف ۲۵۰ روپے ہے۔ اس کے دسویں حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ اسکے علاوہ میری غیر منقولہ کوئی جائیداد نہیں ہے۔ میں اسوقت سٹار ہوزری ورکس قادیان میں ملازم ہوں۔ میری موجودہ تنخواہ ۵۵ روپے ہے۔ اور اس پر ۲۵ فیصدی مہنگائی الاؤنس ملتا ہے۔ میں اپنی آمدنی کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ اور اقرار کرتا ہوں۔ کہ اپنی ماہوار آمدنی کا ۱/۱۰ حصہ باقاعدہ ماہوار ادا کرتا رہونگا۔ میرے مرنے پر جسقدر میری جائیداد ثابت ہو اسکے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ العبد: شمس الدین موصی ہوزری۔ گواہ شد: علی محمد انسپکٹر وصایا گواہ شد: محمد حمید احمد دارالبرکات۔

نمبر ۷۵۷۱: منکہ مومنہ خاتون زوجہ عبدالرحمن قوم پٹھان عمر ۲۹ سال پیدائشی احمدی۔ احمدیہ ہاؤس بھاگلپور صوبہ بہار بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۶/۴۴ ۲۴ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میرے پاس اسوقت تک کوئی مستقل جائیداد نہیں ہے صرف میرا حق مہر مبلغ ایک ہزار روپیہ ہے۔ جو ابھی میرے شوہر کے ذمہ قابل ادا ہے۔ میں اس دین مہر کا ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ جو اپنی زندگی میں انشاء اللہ ادا کر دینے کی کوشش کرونگی اسکے علاوہ اگر میری زندگی میں یا مرنے کے بعد کوئی جائیداد یا نقدی اپنے خاوند یا والد کی طرف سے ثابت ہوئی۔ تو اسکی بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ زیور موجودہ ۶ عدد طلائی چوڑی اور ایک ہار طلائی وزن ۷ تولے موجودہ قیمت ۴۹۶ روپے ہے جس کے ۱/۱۰ حصہ کی بھی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ الامۃ: مومنہ خاتون بقلم خود موصیہ گواہ شد: عبدالرحمن خاوند موصیہ۔ گواہ شد: ابوالہاشم خان چودھری والد موصیہ۔

نمبر ۷۵۴۳: منکہ شہاب الدین ولد شمس الدین قوم راجپوت بھٹی پیشہ تجارت عمر ۵۰ سال تاریخ بیعت ۱۹۲۱ء ساکن قادیان دارالرحمت بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۶/۴۴ ۱۳ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔ مکان کچی ۱۲ مرلہ بمعہ صحن دو کمرے کچے اور ایک پختہ جن کی اندازاً قیمت نو سو روپیہ ہوگی۔ اور اس جائیداد کے ۱/۹ حصہ کی وصیت کرتا ہوں۔ جو کہ ایک سو روپیہ ہوتا ہے بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں اگر اسکے بعد کوئی اور جائیداد پیدا کروں۔ تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہونگا۔ اور اس جائیداد پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ لیکن میرا گذارہ صرف اس جائیداد پر نہیں بلکہ ماہوار آمد پر ہے جو کہ اسوقت دس روپے ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا ۱/۹ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہونگا۔ اور یہ بھی بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان وصیت کرتا ہوں۔ کہ میری جائیداد جو کہ بوقت وفات ثابت ہو۔ اسکے بھی ۱/۹ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ اور اگر میں کوئی روپیہ ایسی جائیداد کی قیمت کے طور پر داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان وصیت کی مد میں کروں۔ تو اس قدر روپیہ اسکی قیمت سے منہا کر دیا جائیگا۔ العبد: شہاب الدین موصی۔ گواہ شد: علی محمد صحابی موصی انسپکٹر وصایا گواہ شد: تاج دین مولوی۔

نمبر ۷۵۳۴: منکہ رحمت بی بی بیوہ فقیر محمد صاحب مرحوم قوم کشمیری پیشہ محنت ومشقت عمر ۶۵ سال تاریخ بیعت ۱۹۳۰ء ساکن قادیان دارالرحمت بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۶/۴۴ ۱۶ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں میری جائیداد اسوقت کوئی نہیں۔ اسوقت میری ماہوار آمد غیر معین ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا ۱/۹ حصہ کی وصیت کرتی ہوں۔ میں بیوہ ہوں جو میرا مہر تھا میں نے اپنے خاوند کو بخشدیا تھا۔ اسوقت میری جائیداد صرف یکصد روپیہ ہے۔ میری جائیداد ۱۰۰ روپے کا نواں حصہ ۱۱ روپے ۲ آنے بنتے ہیں۔ جو کہ میں قسط وار ادا کر دونگی۔ تخمیناً میری اجرت کا کوئی علم نہیں۔ جو ماہوار بنے گا میں ضرور بالضرور ادا کرتی رہونگی۔ اور داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ کرتی رہونگی۔ اور اگر کوئی اور جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہونگی۔ اور اسپر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میرے مرنے کے وقت میرا جسقدر متروکہ ثابت ہو۔ اسکے بھی ۱/۹ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ الامۃ: رحمت بی بی نشان انگوٹھا۔ گواہ شد: علی محمد انسپکٹر وصایا صحابی موصی۔ گواہ شد: مبارک علی بقلم خود

نمبر ۷۶۵۰: منکہ محمد اسرائیل ولد یعقوب محمد صاحب قوم شیخ احمدی پیشہ زمینداری عمر ۳۶ سال تاریخ بیعت ۱۹۳۰ء ساکن کیرنگ ضلع پوری صوبہ اڑیسہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۶/۴۴ ۲۴ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری موجودہ جائیداد سولہ بیگھہ ہے۔ جو مختلف اقسام کی زرعی زمینوں پر مشتمل ہے جس کی مجموعی قیمت ۲۰۰۰ روپے بنتی ہے۔ اس کے علاوہ ایک رہائشی مکان بمعہ گوہال مویشیان جسکی قیمت ۲۰۰ روپے ہوگی اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت میں بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ اگر اسکے بعد کوئی اور جائیداد پیدا کروں۔ تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہونگا۔ اور اسپر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میرے مرنے کے وقت جسقدر میری جائیداد ہو اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ میری اہلیہ حلیمہ بی بی کا مہر ہنوز میرے ذمہ قابل ادا ہے۔ جو مبلغ ۸۰۰ روپے ہے لہٰذا میری جائیداد میں سے مذکورہ بالا رقم منہا کر کے بقیہ رقم پر وصیت حاوی ہوگی۔ العبد: محمد اسرائیل زبان اڑیہ۔ گواہ شد: محمد نصیر الدین۔ گواہ شد: فضل دین۔ گواہ شد: محمد شجاعت علی انسپکٹر بیت المال۔

نمبر ۷۵۹۴: منکہ امۃ السلام باجی بنت چودھری عزیز احمد باجوہ قوم جٹ پیشہ طالبعلم عمر ۱۷ سال پیدائشی احمدی ساکن تلونڈی عنایت خاں (حال قادیان) ڈاکخانہ پسرور ضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۷/۴۴ ۱۴ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری جائیداد اس وقت حسب ذیل ہے۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتی ہوں۔ میری فی الحال کوئی جائیداد منقولہ یا غیر منقولہ نہیں۔ صرف یکصد روپیہ نقدی جو کہ میری والدہ نے مجھے دیا ہے۔ موجود ہے اور ایک عدد سونے کی انگوٹھی وزنی ۱/۲ تولہ قیمتی ۳۵ روپے اور ٹاپس طلائی ۱۱۰ روپے کل جائیداد ۱۷۰ روپے ہے جس کا ۱/۱۰ حصہ مبلغ ۲۴/۴/۴ روپے بنتا ہے۔ اگر اسکے بعد کوئی جائیداد اور پیدا کروں تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہونگی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میرے مرنے کے وقت جسقدر میری جائیداد ہو۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ الامۃ: امۃ السلام باجی۔ گواہ شد

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نمبر ۷۶۴۷:۔ منکہ فضل النساء بیگم بیوہ مرزا برکت علی صاحب مرحوم عمر ۴۰ سال تاریخ بیعت ۱۹۰۸ء ساکن قادیان دارالرحمت بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۱۷/۶/۴۴ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ اسوقت میری جائیداد یہ ہے۔ ایک مکان واقعہ محلہ دارالرحمت قادیان رقبہ نصف کنال مکان پختہ ہے جس میں ایک کمرہ رہائشی اور صحن ہے۔ جسپر سواتین سو روپیہ خرچ آیا تھا۔ اور قیمت زمین سوا سو روپیہ تھی۔ اسکے سوا میری اور کوئی جائیداد یا آمد نہیں۔ خاوند فوت ہو چکا ہے۔ اور جوان اکلوتا بیٹا بھی فوت ہو چکا ہے۔ اب میں اکیلی ذات ہوں اور تین لڑکیاں ہیں۔ میں اپنی جائیداد کے دسویں حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ اگر میری وفات کے وقت کوئی اور جائیداد ثابت ہو۔ تو اس کے دسویں حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ اگر میری آمد کی صورت پیدا ہوگئی۔ تو اسکا دسواں حصہ بھی ادا کرتی رہونگی۔ الامۃ: فضل النساء بیوہ مرزا برکت علی مرحوم معرفت مرزا برکت علی صاحب پنشنر دارالعلوم قادیان۔ گواہ شد: حکیم مہر علی شاہ قادیان۔ گواہ شد:۔ مرزا برکت علی احمدی دارالعلوم۔

نمبر ۷۶۳۹:۔ علی احمد ولد مبارک علی صاحب قوم جٹ پیشہ ملازمت عمر ۲۰ سال پیدائشی احمدی ساکن دیال گڑھ ڈاکخانہ خاص ضلع گورداسپور بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۱۷/۶/۴۴ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں۔ میرا گذارہ میری ماہوار آمد پر ہے جو کہ اسوقت ۸۰ روپے ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہونگا۔ میری وفات پر میری کوئی جائیداد ثابت ہو۔ تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی اگر کوئی جائیداد پیدا کرونگا تو اسکی اطلاع دیتا رہونگا۔ اور اسپر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ العبد:۔ علی احمد احمدی موصی ۱۲۲۱۴/۵۱۶ اے۔ ڈبلیو کمپنی معرفت ۴۴ سٹیجنگ پوسٹ آفس آر۔ اے۔ ایف پائی فورس۔ گواہ شد:۔ مبارک علی والد موصی۔ گواہ شد:۔ مرزا نذیر علی کلرک صدر انجمن احمدیہ۔

نمبر ۷۵۴۲:۔ منکہ شمس الدین ولد الٰہی بخش قوم پٹھان پیشہ ملازمت عمر ۳۸ سال۔ تاریخ بیعت ۱۹۲۹ء ساکن قادیان بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۱۹/۶/۴۴ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ حسب ذیل ہے۔ نصف مکان پختہ واقعہ بن باجوہ تحصیل پسرور قیمتی ۲۵۰ روپے ہے۔ جس کے مالک ہم دو بھائی ہیں۔ میرے دوسرے بھائی غیر احمدی ہیں۔ مکان کی اصل قیمت ۵۰۰ روپے ہے۔ لیکن میرے حصہ کی صرف ۲۵۰ روپے ہے۔ اس کے دسویں حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ اسکے علاوہ میری غیر منقولہ کوئی جائیداد نہیں ہے۔ میں اسوقت سٹار ہوزری ورکس قادیان میں ملازم ہوں۔ میری موجودہ تنخواہ ۵۵ روپے ہے۔ اور اس پر ۲۵ فیصدی مہنگائی الاؤنس ملتا ہے۔ میں اپنی آمدنی کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ اور اقرار کرتا ہوں۔ کہ اپنی ماہوار آمدنی کا ۱/۱۰ حصہ باقاعدہ ماہوار ادا کرتا رہونگا۔ میرے مرنے پر جسقدر میری جائیداد ثابت ہو اسکے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ العبد: شمس الدین موصی ہوزری۔ گواہ شد:۔ علی محمد انسپکٹر وصایا گواہ شد:۔ محمد حمید احمد دارالبرکات۔

نمبر ۷۵۷۱:۔ منکہ مومنہ خاتون زوجہ عبدالرحمن قوم پٹھان عمر ۲۹ سال پیدائشی احمدی۔ احمدیہ ہاؤس بھاگلپور صوبہ بہار بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۲۴/۶/۴۴ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میرے پاس اسوقت تک کوئی مستقل جائیداد نہیں ہے صرف میرا حق مہر مبلغ ایک ہزار روپیہ ہے۔ جو ابھی میرے شوہر کے ذمہ قابل ادا ہے۔ میں اس دین مہر کا ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ جو اپنی زندگی میں انشاء اللہ ادا کر دینے کی کوشش کرونگی اسکے علاوہ اگر میری زندگی میں یا مرنے کے بعد کوئی جائیداد یا نقدی اپنے خاوند یا والد کی طرف سے ثابت ہوئی۔ تو اسکی بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ زیور موجودہ ۶ عدد طلائی چوڑی اور ایک ہار طلائی وزن ۷ تولے موجودہ قیمت ۱۴۹۶ روپے ہے جس کے ۱/۱۰ حصہ کی بھی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ الامۃ:۔ مومنہ خاتون بقلم خود موصیہ گواہ شد:۔ عبدالرحمن خاوند موصیہ گواہ شد:۔ ابوالہاشم خان چودہری والد موصیہ۔

نمبر ۷۵۴۳:۔ منکہ شہاب الدین ولد شمس الدین قوم راجپوت بھٹی پیشہ تجارت عمر ۵۰ سال تاریخ بیعت ۱۹۲۱ء ساکن قادیان دارالرحمت بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۱۳/۶/۴۴ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔ مکان کچی ۱۲ مرلہ بمعہ صحن دو کمرے کچے اور ایک پختہ جن کی اندازاً قیمت نوسو روپیہ ہوگی۔ اور اس جائیداد کے ۱/۹ حصہ کی وصیت کرتا ہوں۔ جو کہ ایک سو روپیہ ہوتا ہے بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں اگر اسکے بعد کوئی اور جائیداد پیدا کروں۔ تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہونگا۔ اور اس جائیداد پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ لیکن میرا گذارہ صرف اس جائیداد پر نہیں بلکہ ماہوار آمد پر ہے جو کہ اسوقت دس روپے ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا ۱/۹ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہونگا۔ اور یہ بھی بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان وصیت کرتا ہوں۔ کہ میری جائیداد جو کہ بوقت وفات ثابت ہو۔ اسکے بھی ۱/۹ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ اور اگر میں کوئی روپیہ ایسی جائیداد کی قیمت کے طور پر داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان وصیت کی مد میں کروں۔ تو اس قدر روپیہ اسکی قیمت سے منہا کر دیا جائیگا۔ العبد: شہاب الدین موصی۔ گواہ شد:۔ علی محمد صحابی موصی انسپکٹر وصایا۔ گواہ شد:۔ تاج دین مولوی۔

نمبر ۷۵۳۴:۔ منکہ رحمت بی بی بیوہ فقیر محمد صاحب مرحوم قوم کشمیری پیشہ محنت ومشقت عمر ۶۵ سال تاریخ بیعت ۱۹۳۰ء ساکن قادیان دارالرحمت بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۱۶/۶/۴۴ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں میری جائیداد اسوقت کوئی نہیں۔ اسوقت میری ماہوار آمد غیر معین ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا ۱/۹ حصہ کی وصیت کرتی ہوں۔ میں بیوہ ہوں جو میرا مہر تھا۔ میں نے اپنے خاوند کو بخشدیا تھا۔ اسوقت میری جائیداد صرف یکصد روپیہ ہے۔ میری جائیداد ۱۰۰ روپے کا نواں حصہ ۱۱ روپے ۱۲ آنے بنتے ہیں۔ جو کہ میں قسط وار ادا کر دونگی۔ تخمیناً میری اجرت کا کوئی علم نہیں۔ جو ماہوار بنے گا میں ضرور بالضرور ادا کرتی رہونگی۔ اور داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ کرتی رہونگی۔ اور اگر کوئی اور جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہونگی۔ اور اسپر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میرے مرنے کے وقت میرا جسقدر متروکہ ثابت ہو۔ اسکے بھی ۱/۹ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ الامۃ:۔ رحمت بی بی نشان انگوٹھا۔ گواہ شد:۔ علی محمد انسپکٹر وصایا صحابی موصی۔ گواہ شد:۔ مبارک علی بقلم خود

نمبر ۷۶۵۰:۔ منکہ محمد اسرائیل ولد یعقوب محمد صاحب قوم شیخ احمدی پیشہ زمینداری عمر ۳۶ سال تاریخ بیعت ۱۹۳۰ء ساکن کیرنگ ضلع پوری صوبہ اڑیسہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۲۴/۶/۴۴ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری موجودہ جائیداد سولہ بیگھہ ہے۔ جو مختلف اقسام کی زرعی زمینوں پر مشتمل ہے جس کی مجموعی قیمت ۲۰۰۰ روپے بنتی ہے۔ اس کے علاوہ ایک رہائشی مکان بمعہ گوہال مویشیاں جسکی قیمت ۲۰۰ روپے ہوگی اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت میں بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ اگر اسکے بعد کوئی اور جائیداد پیدا کروں۔ تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہونگا۔ اور اسپر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میرے مرنے کے وقت جسقدر میری جائیداد ہو اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ میری اہلیہ حلیمہ بی بی کا مہر ہنوز میرے ذمہ قابل ادا ہے۔ جو مبلغ ۸۰۰ روپے ہے لہٰذا میری جائیداد میں سے مذکورہ بالا رقم منہا کر کے بقیہ رقم پر وصیت حاوی ہوگی۔ العبد: محمد اسرائیل بزبان اڑیہ۔ گواہ شد:۔ محمد نصیر الدین۔ گواہ شد: فضل دین۔ گواہ شد:۔ محمد شجاعت علی انسپکٹر بیت المال۔

نمبر ۷۵۹۴:۔ منکہ امۃ السلام باجی بنت چودہری عزیز احمد باجوہ قوم جٹ پیشہ طالبعلمی عمر ۱۷ سال پیدائشی احمدی ساکن تلونڈی عنایت خاں (حال قادیان) ڈاکخانہ پسرور ضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۱۴/۶/۴۴ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری جائیداد اس وقت حسب ذیل ہے۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتی ہوں۔ میری فی الحال کوئی جائیداد منقولہ یا غیر منقولہ نہیں۔ صرف یکصد روپیہ نقدی جو کہ میری والدہ نے مجھے دیا ہے۔ موجود ہے اور ایک عدد سونے کی انگوٹھی وزنی ½ تولہ قیمتی ۳۵ روپے اور ٹائیس طلائی ۱۱۰ روپے کل جائیداد ۲۴۵ روپے ہے جس کا ۱/۱۰ حصہ مبلغ ۲۴/۸/۴ روپے بنتا ہے۔ اگر اسکے بعد کوئی جائیداد اور پیدا کروں تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہونگی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میرے مرنے کے وقت جسقدر میری جائیداد ہو۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی الامۃ:۔ امۃ السلام باجی۔ گواہ شد:۔ غلام حسن دارالفضل۔ گواہ شد:۔ علی محمد انسپکٹر وصایا۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

رشتہ ناطہ کے متعلق ضروری اعلان

مجھے ۱۲ ماہ کے تجربہ سے معلوم ہوا ہے کہ بعض احمدی احباب جن کے لڑکے لڑکیوں کے نام ہمارے رجسٹر میں درج نہیں خود انتظام کرکے نکاح کر دیتے ہیں۔ مگر ہمیں کوئی اطلاع نہیں دیتے۔ بعد ازاں جب ہم ان کے لئے کوئی جگہ پیش کرتے ہیں۔ تو لکھتے ہیں کہ نکاح ہو چکا ہے۔ ایسے لڑکے لڑکیوں کے جب نکاح ہوں تو ان کی اطلاع دفتر امور عامہ شعبہ رشتہ و ناطہ کو ضرور دی جائے۔

انچارج شعبہ رشتہ و ناطہ قادیان

اخراج از جماعت

مسماۃ آمنہ بیگم صاحبہ بنت شیخ قطب الدین صاحب مرحوم ساکن پٹیالہ حال شملہ دہمشیرہ شیخ ضیاء الدین صاحب وکیل) نے اپنا نکاح بلا اجازت جائز ولی کر لیا ہے۔ اور ایسا نکاح شرعی طور پر نکاح نہیں کہلاتا۔ اور اس کے متعلق حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا صریح حکم ہے کہ ایسا نکاح باطل ہے۔ باطل ہے۔ باطل ہے۔ چونکہ آمنہ بیگم صاحبہ کا یہ فعل شریعت اسلام اور حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے صریح حکم کی خلاف ورزی کا موجب ہے۔ اسلئے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی منظوری سے آمنہ بیگم صاحبہ کو جماعت سے خارج کیا جاتا ہے۔ ناظر امور عامہ۔

ضروری اعلان

اس سے قبل بھی احباب کی خدمت میں بذریعہ اخبار ...

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کیا آپ ریلوے پلیٹ فارم پر کبھی ٹھہرے ہیں؟

ایک زمانے میں ریل کے لمبے چوڑے پلیٹ فارم پر آپ اطمینان سے ریل کا انتظار کر سکتے تھے۔ اب پلیٹ فارم پر پارسلوں اور صندوقوں کے اس قدر ڈھیر ہوتے ہیں کہ چلنے پھرنے کی جگہ مشکل سے ملتی ہے، بیٹھنا اور ستانا تو الگ رہا۔ اگر اتفاقاً کہیں جگہ مل بھی جائے تو سامان کے ٹھیلوں سے برابر اس کا ڈر رہتا ہے کہ کہیں آپ کے پاؤں نہ کچلے جائیں۔ پھر اگر کھانے پینے کے لئے آپ جانا چاہتے ہوں تو بغیر قلی کے سامان چھوڑ کر نہیں جا سکتے اور قلی کا ملنا آج کل بڑا مشکل ہے۔

مشکلیں صرف یہی نہیں ہیں۔ ٹکٹ لینے اور ریل میں سوار ہونے میں جو پریشانی اور زحمت اٹھانی پڑتی ہے اس کا خیال بھی رکھئے ریل کا سفر واقعی ایسا تکلیف دہ ہو گیا ہے کہ اس سے بچنا ہی اچھا ہے سمجھداری سے کام لیجئے اور حالات کے درست ہونے تک اپنے گھر پر ہی رہئے اسی میں آپ کی بھلائی ہے۔

سفر کم کیجئے

ریلوے بورڈ نے شائع کیا

SAA 380

نارتھ ویسٹرن ریلوے

سبارڈینیٹ سروس کمیشن لاہور

والٹن ٹریننگ سکول لاہور چھاؤنی میں بطور گڈس کلرک ٹریننگ حاصل کرنے کے لئے داخلہ کی غرض سے مجوزہ فارم پر ۱۲ ۔ ۹ ۔ ۴۴ تک امیدواروں کی طرف سے درخواستیں مطلوب ہیں کل ۳۵ عارضی؛ اسامیوں میں سے ۶ + ۲۲ مسلمانوں کیلئے ۳ + ۱ سکھوں۔ ہندوستانی عیسائیوں اور پارسیوں کیلئے اور ایک اچھوت اقوام کے لئے مخصوص ہیں۔ اگر مقررہ کوٹا کے لئے مسلمانوں کی کافی تعداد میسر نہ آسکے تو بقیہ اسامیاں غیر مخصوص متصور ہوں گی۔

تنخواہ:- /۴۰ روپیہ ماہوار (دوران جنگ کے لئے ۶۰-۲-۵۰-۲½-۴۰ کے سکیل میں علاوہ گرانی اور دیگر الاؤنسز کے جو حسب قواعد دئے جا سکتے ہیں۔

تعلیمی قابلیت:- میٹرکولیشن (سیکنڈ ڈویژن اگر نتائج ڈویژنوں میں مشتہر ہوتے ہوں) جونیر کیمبرج یا اس مترادف امتحان۔ وہ امیدوار بھی زیر غور لائے جا سکتے ہیں جو یہ ثابت کر سکیں کہ وہ چند نمبروں کی کمی کی وجہ سے سکینڈ ڈویژن حاصل نہ کر سکے عمر ۱۲ ۔ ۹ ۔ ۴۴ کو ۱۸ اور ۲۵ سال کے درمیان اور اچھوت اقوام کے لئے ۲۸ سال تک ہونی چاہیئے ڈویژنوں میں ملازم گڈس اینڈ کلرک مارکر بھی انتخاب میں آسکتے ہیں بشرطیکہ جنرل منیجر کی مقرر کردہ پالیسی کے مطابق متعلقہ ڈویژنل سپرنٹنڈنٹ انکی موزونیت کے متعلق سفارش کریں۔ مکمل تفصیلات کیلئے سکرٹری کے نام ایک لفافہ ارسال کیجئے جس پر ٹکٹ چسپاں ہو۔ اور اپنا پتہ درج ہو۔

ہمدرد نسواں!

حضرت خلیفۃ المسیح اول رضؓ کا تحریر فرمودہ نسخہ اٹھرا کے مریضوں کے لئے نہایت مجرب و مفید ہے۔

قیمت:- فی تولہ ایک روپیہ چار آنے مکمل خوراک گیارہ تولہ بارہ روپے

ملنے کا پتہ

دواخانہ خدمت خلق قادیان

تازہ اور ضروری خبروں کا خلاصہ

لنڈن ۱۳ اگست - شمالی فرانس میں اتحادیوں کو زبردست کامیابی حاصل ہوئی ہے - دریائے سین کے زیریں حصہ میں چاروں اتحادی فوجیں مل گئی ہیں اور اب وہ سین و مارن کے درمیان ۲۵ میل لمبے محاذ پر آگے بڑھ رہی ہیں - ان کے تیزی سے آگے بڑھنے کے نتیجہ میں ان جرمن فوجوں کے گھر جانے کا خطرہ پیدا ہو گیا ہے - جو لاہاروا کی بندرگاہ اور ابویل کے سمندری کنارے کے درمیانی علاقے کا بچاؤ کر رہی ہیں - جرمن بہت معمولی مقابلہ کر رہے ہیں - اور ایسا معلوم ہوتا ہے کہ وہ صرف پسپائی میں تاخیر پیدا کرنا چاہتے ہیں - ایک امریکن دستہ اب بلجیئم کی سرحد سے صرف ۵۰ میل دور ہے - جنوبی فرانس میں اتحادی فوجیں اب ... سے صرف چھ میل دور ہیں - جو جرمن رون کی وادی کے اوپر کی طرف جا رہے ہیں - ان پر اتحادی توپیں بہت سخت گولہ باری کر رہی ہیں -

لنڈن ۱۳ اگست - روسی فوجیں رومانیہ میں بڑھتی ہوئی پلوسٹی کے تیل کے اہم مرکز پر قبضہ کر چکی ہیں - اس کے معنی یہ ہونگے کہ اب جرمنی کو بیس لاکھ ٹن تیل کا نقصان ہوگا - روسی اب بخارسٹ سے صرف ۱۸ میل دور ہیں - کانسٹینزا کی بندرگاہ پر قبضہ کے بعد وہ اب بلغاریہ کی حد سے تیس میل پر ہیں -

لنڈن ۱۳ اگست - سلواکیہ کی کٹھ پتلی ریاست میں گڑبڑ کی خبریں آ رہی ہیں - محبان وطن کی جرمنوں سے جھڑپیں جاری ہیں

لنڈن ۱۳ اگست - اٹلی میں آٹھویں فوج نے گاتھک لائن کا بچاؤ کرنے والی ایک اہم بیرونی چوکی پر قبضہ کر لیا ہے

واشنگٹن ۱۳ اگست - امریکن آبدوزوں نے بحرالکاہل میں ۱۷ مزید جاپانی جہاز ڈبو دیئے - ان میں دو ڈسٹرائر تھے - پیرامشیرو کے جزیرہ پر پہلی بم باری کی گئی - منداناؤ میں ڈاواؤ کے جاپانی اڈے پر بھی حملہ ہوا جو تین ہفتوں میں دسواں حملہ تھا - جزائر سلیبس کے پاس ... جاپان کا ایک جہاز غرق کر دیا گیا

کانڈی ۱۳ اگست - چودھویں فوج ہندوستانے کے پاس دریائے چنڈوِن تک جا پہنچی اور ... کے ... میل جنوب میں بڑھ گئی ہے -

پٹنہ ۱۳ اگست - شمالی بہار میں وبائی امراض کی روک تھام کے لئے حکومت بہار نے ایک سپیشل ریلیف کمیٹی قائم کی ہے - اور حکومت ہند سے ایک افسر کی خدمات مستعار لے رہی ہے جو اس صوبہ کے محکمہ حفظان صحت میں کام کرے گا -

لنڈن ۱۳ اگست - ایک جرمن اعلان میں بتایا گیا ہے کہ ہنگری میں جو نئی وزارت بنی ہے - اس میں تمام وزراء سوائے وزیراعظم کے پرانے ہی ہیں - انہوں نے صرف محکمے تبدیل کر لئے ہیں - روس میں لڑنے والی ہنگرین فوجوں

لنڈن ۱۳ اگست - روس نے بلغاریہ کی غیر جانبداری کو تسلیم کرنے سے انکار کر دیا - صوفیہ کے ڈپلومیٹک حلقوں کا خیال ہے کہ بلغاریہ اتحادیوں کے سامنے جھک گیا ہے - صرف باقاعدہ اعلان کرنا باقی ہے -

واشنگٹن ۱۳ اگست - مجوزہ بین الاقوامی امن کانفرنس کے روسی اور برطانی ڈیلیگیشن نے مشترکہ اعلان کیا ہے کہ جنگ کے بعد قیام امن کے لئے مجوزہ آرگنائزیشن کے بارہ میں اتحادی نمائندوں میں سمجھوتہ ہو گیا ہے - جنگ کے بعد تمام امن پسند ممالک کے نمائندوں کی ایک اسمبلی قائم کی جائے گی - جس کے ممبروں کو مساوی حیثیت حاصل ہو گی -

لنڈن ۱۳ اگست - جرمن ریڈیو سے اعلان کیا گیا ہے کہ شاہ رومانیہ کی غداری کی بدولت ٹرانسلوینیا اور بوکوینا کے علاقوں میں روسی فوجوں کا سیلاب آ گیا ہے اور دریائے پرتھ کے دونوں طرف شدید لڑائی شروع ہو گئی ہے -

دہلی - ۱۳ اگست - حکومت ہند نے اعلان کیا ہے کہ جہاز کے اول درجہ میں سفر اور عرب میں کار استعمال کرنیوالے حاجی کا خرچ اندازاً -/-/۲۰۰۳ روپیہ ہوگا غرشہ جہاز پر سفر اور عرب میں بس استعمال کرنیوالے کا -/-/۱۹۳۰ روپے اور جہاز میں عرشہ اور عرب میں اونٹ پر سفر کرنے والے کا -/-/۱۶۰۰ روپیہ خرچ ہوگا اندازوں میں سٹیمر کا نرخ ٹیکس اور عرب میں آٹھ دس ہفتے رہنے کا خرچ بھی شامل ہے -

لنڈن ۱۳ اگست سویڈن اخباروں کی اطلاع ہے کہ ہٹلر نے جرمن جنگی افسروں اور سیاسی لیڈروں کی ایک ہنگامی کانفرنس بلائی ہے - اور کہا جاتا ہے کہ اس کانفرنس کی ضرورت اسلئے پیش آئی ہے کہ گوئبلز جرمن ذرائع کی مکمل لام بندی کرنے سے قاصر رہا ہے افواہیں پھیل رہی ہیں کہ یہ کانفرنس ہٹلر کو جنگ بند کرنے کا مشورہ دیگی

بمبئی ۱۳ اگست - مسٹر جناح نے گاندھی جی کو بذریعہ تار مطلع کیا ہے کہ وہ ۹ ستمبر یا اس کے بعد کسی تاریخ کو ان سے ملاقات کر سکتے ہیں -

لنڈن ۱۳ اگست ایک بہت بڑے جرمن فوجی افسر کے سٹاک ہالم پہنچنے کی خبر سویڈن کے اخبارات نے شائع کرتے ہوئے لکھا ہے کہ وہ غالباً روس کے ساتھ صلح کی بات چیت کا آغاز کرنے آیا ہے - یا پھر وہ ہٹلر کے چنگل سے آزاد ہونے کے لئے بھاگ آیا ہے -

لنڈن ۱۳ اگست - سوئٹزرلینڈ کے ایک اخبار نے جرمنی کو آگاہ کیا ہے کہ جرمن گسٹاپو یا جرمن فوج کے ممبروں کو یہ خیال ہرگز نہ کرنا چاہیئے کہ انہیں سوئٹزرلینڈ میں پناہ مل سکیگی - جرمنوں کو سوئٹزرلینڈ میں ہرگز پناہ نہ مل سکے گی -

لنڈن ۱۳ اگست - وزیراعظم آسٹریلیا نے پارلیمنٹ میں اعلان کیا کہ چونکہ جنگی کارخانوں میں کاریگروں کی کمی ہے اس لئے ۴۵ ہزار فوجیوں کو فوج سے علیحدہ کر کے کارخانوں میں کام پر لگایا جائے گا -

لنڈن ۱۳ اگست - فرانس کی عارضی حکومت نے بھی جاپان کے خلاف اعلان جنگ کیا اور لکھا ہے کہ اس وقت تک برابر جنگ جاری رہے گی جب تک کہ تمام فرانسیسی علاقے جاپان سے واپس نہ لے لئے جائیں -

بمبئی ۱۳ اگست - پولش سفیر نے ایک بیان میں کہا کہ وارسا کی جنگ میں بہرے اور گونگے نوجوان لڑکوں اور لڑکیوں نے بھی اہم حصہ لیا ہے - یہ بطور پیغام بر کام کرتے رہے اور ان کے ذریعہ مختلف فوجی دستوں کے درمیان رابطہ قائم رکھا گیا -

ماسکو ۱۳ اگست - روسی اعلان میں کہا گیا ہے کہ بلغاریہ اپنی غیر جانبداری کے اعلان کی بھی پوری پابندی نہیں کر رہا - اور بحیرہ اسود کی بلغاری بندرگاہوں سے جرمن مسلح جہاز اب بھی کام لے رہے ہیں

کانڈی ۱۳ اگست ٹیڈم روڈ پر سخت لڑائی ہو رہی ہے - ۱۴ ویں فوج ٹینکوں کی مدد سے آگے بڑھ گئی ہے -

لنڈن ۱۳ اگست - روسی پلوسٹی کے تیل کے چشموں پر اس قدر تیزی سے جا پہنچے کہ جرمن چشموں کو تباہ نہ کر سکے - انہوں نے آگ لگانے کی کوشش کی - مگر وہ رومانی انجنیروں کی مدد سے جلد بجھا دی گئی -

لنڈن ۱۳ اگست - اٹلی میں اتحادی فوج گاتھک لائن کی بڑی قلعہ بندیوں پر حملے کر رہی ہے

لنڈن ۱۳ اگست - جنرل آئزن ہاور نے جو یہاں آئے ہوئے ہیں - جنرل منٹگمری کی بہت تعریف کی - اور کہا کہ وہ دنیا کے بہترین جرنیلوں میں سے ہیں - وہ بائیں بازو سے اور جنرل بریڈلے درمیان سے جرمنوں پر حملے کر رہے ہیں -

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جاپانیوں کو مذہب اور سچائی سے کوئی لگاؤ نہیں ہوتا - ان کے نزدیک اپنا کام نکالنے کے لئے بیک وقت دو یا تین مذہب قبول کر لینا کوئی بات نہیں ہے - موجودہ زمانے میں جاپان میں صرف ایک مذہب مانا جاتا ہے - شنٹو مت جس کے معنی ہیں جاپانی شہنشاہ کی پرستش - اسی مذہب کو وہ ہمارے سر منڈھنا چاہتے ہیں

فتح کے ذریعے ۔۔۔۔ آزادی

۵۸۸ ۱۰۲۴

ڈاکٹر ... صاحب کا کنسنٹریٹڈ وائٹ سرپ

شربت سفید

دق اور سل کے لئے تریاق ہے - چالیس روز کی خوراک قیمت ... بذریعہ منی آرڈر پانچ روپے ... آنے آنی چاہیئے -

ڈاکٹر ... اینڈ کمپنی کوچہ ڈوگراں امرتسر